لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اسلامی کلمہ

اہلِ سنت اور اہلِ تشیع کے کلمہ پر تحقیقی، مدلل اور بے مثال بحث

افادات

حضرت علامہ **علی شیر حیدری** صاحب دامت برکاتہم

ناشر: خلافتِ راشدہ اکیڈمی خیر پور سندھ

عقیدہ لائبریری

www.aqeedeh.com

یہ کتاب عقیدہ لائبریری سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے.

www.aqeedeh.com/ur/

E-mail: book@aqeedeh.com

بعض مفید اسلامی ویب سائٹس:

www.aqeedeh.com
www.sadaislam.com
www.zekr.tv
www.kalemeh.tv
www.ahlehaq.org/hq
www.islamhouse.com
www.eeqaz.com
www.tauheed-sunnat.com
www.islamic-forum.net
www.khatm-e-nubuwwat.com
www.kitabosunnat.com
www.muhammadilibrary.com
www.islamqa.info/ur
www.quran-o-sunnah.com
www.deeneislam.com
www.nadwatululama.org

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اسلامی کلمہ

اہلِ سنت اور اہلِ تشیع کے کلمہ پر تحقیقی، مدلل اور بے مثال بحث

افادات

علامہ حضرت علی شیر حیدری صاحب دامت برکاتہم

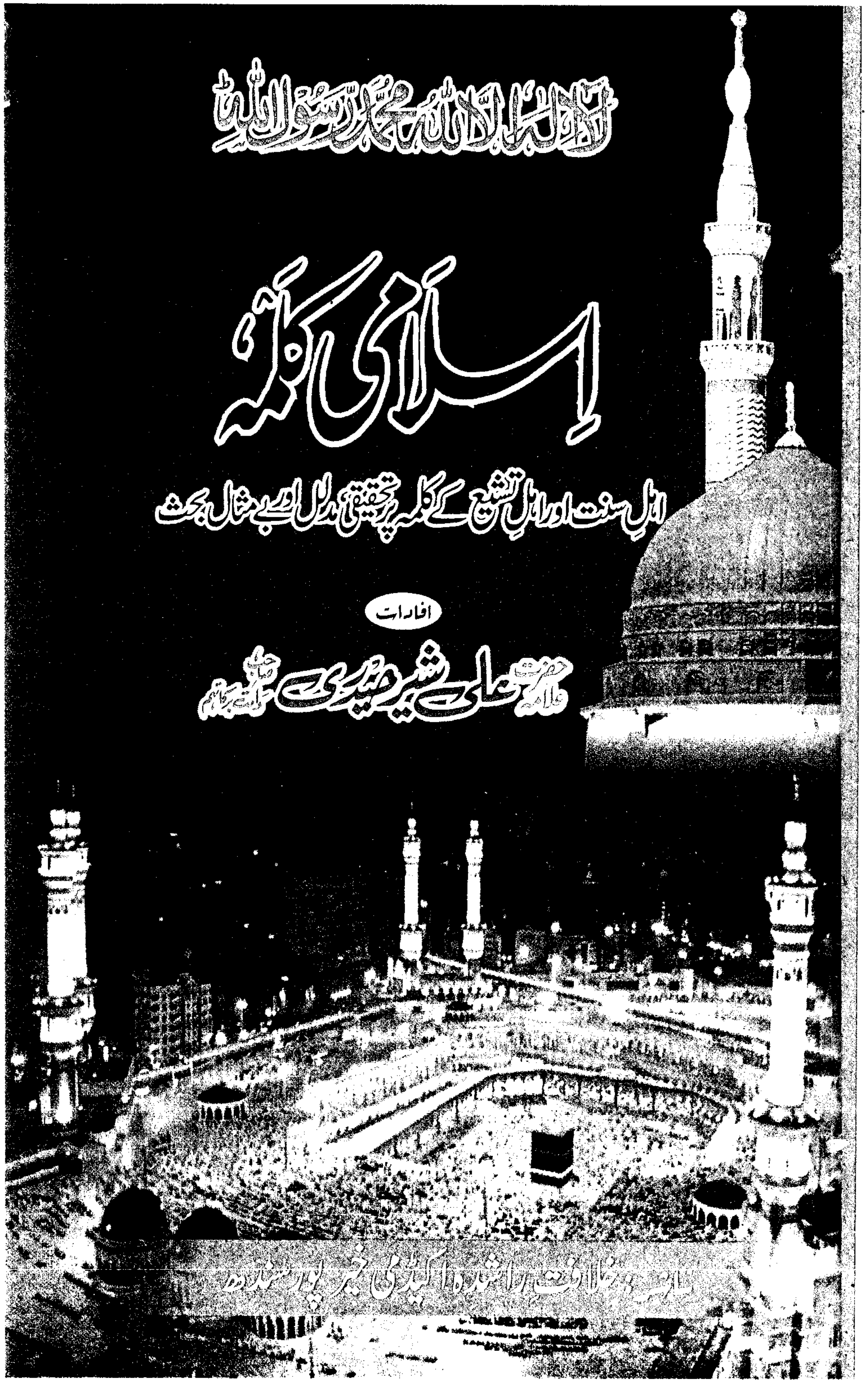

ناشر: خلافت راشدہ اکیڈمی خیرپور سندھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی کلمہ

اہلِ سنت اور اہلِ تشیع کے کلمہ پر تحقیقی اور مدلل بحث

افادات

حضرت علامہ علی شیر حیدری صاحب دامت برکاتہم

ناشر
خلافت راشدہ اکیڈمی خیرپور سندھ
فون: 0243-552264

ضابطہ

اس کتاب کے جملہ حقوق بنام خلافت راشدہ اکیڈمی خیر پور سندھ محفوظ ہیں۔ خلافت راشدہ اکیڈمی کے ڈائریکٹر کی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی حصہ کو نقل یا شائع کرنے کی اجازت نہیں۔

دوسرا ایڈیشن اہم ترمیم و تصیح و اضافہ کے ساتھ

کتاب کا نام	.... اسلامی کلمہ
افادات	.... علامہ علی شیر حیدری دامت برکاتہم
مرتب	.... مولانا عبدالرحیم بھٹو
تخریج وترتیب جدید	.... مولانا محمد یونس قاسمی
اشاعت اوّل	.... اکتوبر 2003ء
اشاعت دوئم	.... اگست 2008ء
صفحات	....
تعداد	.... 1100/
ھدیہ	.... 80/
ناشر	.... خلافت راشدہ اکیڈمی اعظم کالونی خیر پور سندھ

فون: 0243-552264/ 300-2343166
0333-6033297

قارئین سے گزارش

حتی الوسع کوشش کی گئی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہِ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اصلاح ہو سکے۔

شکریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

آئینہ مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	باب اوّل:	9
2	اسلامی کلمہ	"
3	اہل تشیع کا کلمہ	10
4	اسلامی کلمہ اور احادیث مبارکہ	12
5	ایک گوہ کی شہادت	16
6	ایک جاہلانہ اعتراض	24
7	باب دوم:	29
8	اسلام اور ایمان کی بنیاد	"
9	سب سے پہلا رکن۔توحید و رسالت	30
10	امام خمینی کا فتویٰ	31
11	حضور ﷺ کی تبلیغ	32
12	اسلامی کلمہ کے اقرار سے جنت کا لزوم	36
	حضرت ابوذر غفاریؓ کا کلمہ پڑھنا	"
	مسلمان یا کافر؟	38
	ام المؤمنین سیدہ خدیجہؓ کا کلمہ پڑھنا	39
	اے اہلِ تشیع	40
	حضرت علیؓ اور کلمہ اسلام کی تبلیغ	41
	حضرت سعد بن معاذؓ کی طرف سے شہادتین کا اعلان	42
	حضرت اسید بن حضیرؓ کا کلمہ اسلام کا اقرار	43

عنوانات	صفحہ نمبر
اہلسنّت کا کلمہ ایمان کی ڈھال ہے	44
موت کے وقت مؤمن کو ملک الموت کی تلقین	45
مہر نبوت اور کلمہ	46
حضرت آدم علیہ السلام کی انگوٹھی اور کلمہ اسلام	48
حضور ﷺ کی انگوٹھی اور کلمہ اسلام	49
تقدیر کے قلم والا کلمہ	50
عرش پر کلمہ اسلام	51
قیامت کے روز حضور ﷺ کے جھنڈے پر کلمہ اسلام	"
حضرت امام حسین رض اللہ عنہ کا خلیفہ کو مشورہ	52
باب سوم:	53
شیعوں کے اعتراضات اور جوابات	"
باب چہارم:	59
شیعوں کا کلمہ، استدلالات اور انکا ردّ	"
امام خمینی کا فتویٰ	64
اہلسنّت کی طرف منسوب شیعہ کتب	65
مصنف فرائد السمطین اپنی تحریرات کے آئینہ میں	67
مصنف فرائد السمطین کتب رجال میں	68
کتاب مودۃ القربیٰ	71
مروج الذہب	72
ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغۃ	"
روضۃ الاحباب	73

معارج النبوۃ ---------- 73
تاریخ یعقوبی ---------- "
تذکرۃ خواص الامۃ بذکر خصائص الائمۃ ---------- "
مقتل ابی مخنف ---------- "
کتاب الفتوح ---------- "
روضۃ الصفا ---------- 74
روضۃ الشہداء ---------- "
الاخبار الطوال ---------- "
مقاتل الطالبین ---------- "
الفصول المہمۃ فی معرفۃ الائمۃ ---------- "
مقتل الحسین ---------- "
الملل والنحل ---------- 75
کفایۃ الطالب ---------- 76

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اوّل:

اسلامی کلمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

برادران اسلامی: اسلام اور ایمان کا دار و مدار کلمہ...... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ...... پر ہے۔ لہٰذا جو شخص دل میں اس کلمہ کی تصدیق رکھے اور زبان سے اس کلمہ کا اقرار کرے وہ مسلمان اور مومن کہلائے گا۔

اس اسلامی کلمہ کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ: "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" ہے یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس پہلے حصے میں توحید الٰہی کا اقرار ہے۔

دوسرا حصہ: "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ" ہے یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس حصے میں سرکارِ دو جہاں، فخرِ کون و مکاں خاتم النبین سید الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت و پیغمبری کا اقرار ہے، انہی دو باتوں کا اقرار کرنا اور دل میں یقین رکھنا، ایمان لانے کے لئے اوّلین شرط ہے۔ کوئی بھی شخص جو دونوں حصوں میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

پھر جس شخص نے کلمہ کا اقرار کر لیا اس پر دیگر اسلامی احکام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ لازم ہو جاتے ہیں۔

سب سے پہلے اسلام کا بنیادی کلمہ یہی ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا ذکر ہے اور اس کلمہ کے دونوں حصے جدا جدا طور پر قرآن کریم میں موجود ہیں، سورہ محمد میں ہے:

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (سورة محمد پ ۲۶ آیت ۱۹)

''سوجان لے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

اوراس سورۃ کے متصل بعد سورۂ فتح میں کلمہ کا دوسرا حصہ بھی موجود ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ۔ (سورة فتح پ ۲۶ آیت ۲۹)

''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جولوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر انتہائی سخت اور آپس میں مہربان ہیں''۔

پہلی آیت میں...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ...... کے الفاظ بالکل ظاہر ہیں اور یہی کلمہ کا پہلا حصہ ہے اور دوسری آیت میں...... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... کے الفاظ بھی صاف ظاہر ہیں، جو کلمہ کا دوسرا حصہ ہے۔

یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ تمام مسلمان اہل سنت جو کلمہ پڑھتے ہیں، اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں بلکہ اہل سنت کے ساتھ تمام اہل تشیع بھی ان دونوں حصوں پر متفق ہیں۔ البتہ اہل تشیع کی طرف سے اس کے بعد بھی تین حصے مزید بڑھائے جاتے ہیں ہوتی ہے، اہل سنت اس کو ناجائز ہی نہیں بلکہ کفر قرار دیتے ہیں اور اہل سنت واہل تشیع کے درمیان اختلاف صرف اس زیادتی میں ہے۔

اہل تشیع کے کلمہ کے پانچ حصے ہیں

(۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (۲) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(۳) عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ (۴) وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ

(۵) وَخَلِيْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ

اہل تشیع کے پانچ حصوں والے کلمہ کے حوالے شیعہ کتابوں سے

۱ رسالہ ''علی ولی اللہ'' ص۲۰۴، تالیف عبدالکریم مشتاق شیعہ۔

۲ ''اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ'' ص۴۲۲، م: حجۃ الاسلام سرکار علامہ محمد حسین قبلہ مجتہد العصر سرگودھا۔

۳ ''نماز امامیہ'' ص۴، م: سید منظور حسین نقوی، ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور۔

۴ ''نماز شیعہ خیر البریہ'' ص۶ م: حجۃ الاسلام ابوالقاسم الخوئی، مجتہد اعظم نجف۔

۵ ''احکام نماز'' ص۲۲، م: حجۃ الاسلام علامہ حسنین نجفی دار المعارف الامامیہ۔

۶ ''شیعہ نماز'' ص۱۔ ناشر شیعہ آرگنائزیشن شکار پور سندھ۔

۷ ''نماز اہل بیت'' ص۳، مفتی سید عنایت اللہ شاہ نقوی، ناشر محلہ شیعان لاہور۔

۸ ''پیغام نجات'' ص۱۳ تالیف سید سعید اختر۔

۹ ''امامیہ دینیات درجۂ اطفال'' ص۳، ادارہ تنظیم مکاتب کراچی۔

۱۰ ''دینیات کی پہلی کتاب'' ص۱۰، سید فرمان علی ناشر امامیہ کتب خانہ۔

۱۱ ''نماز امامیہ'' ص۳، علامہ حسین بخش جاڑا۔

۱۲ ''شیعت کا تعارف'' (اُردو) ص۳۵۹، تالیف: محمد بخش مگسی خیر پور سندھ۔

۱۳ ''رسالہ اثبات علی ولی اللہ فی کلمۃ طیبۃ'' ص۲۳، عبدالوہاب حیدری لاڑکانہ۔

۱۴ ''ولایت علی بنص جلی'' ص۱۱۹ آغا عبدالحسین سرحدی، ناشر: مبلغ اعظم اکیڈمی فیصل آباد۔

۱۵ ''دینیات کی دوسری کتاب'' ص۳۴، مرزا اشک ہمدانی، ناشر: امامیہ لاہور۔

مذکورہ تمام حوالہ جات میں شیعوں کے کلمہ کے پانچ حصے ہیں اور وہ اسلامی کلمہ کے دو حصوں کے بعد مزید تین حصوں کا اضافہ کرتے ہیں اور اضافہ شدہ تین حصے درج ذیل ہیں۔

(1) عَلِيٌّ وَلِيُّ اللهِ

(2) وَصِيُّ رَسُوْلِ اللهِ

(3) خَلِيفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ

برادرانِ اسلام! کلمہ میں شیعوں کے اضافہ شدہ تینوں حصے قرآن کریم میں کہیں موجود نہیں ہیں اور نہ ہی سرورِ کائنات حضور اقدس ﷺ کی تمام حیاتِ مبارکہ میں شیعوں والا کلمہ پڑھا گیا اور نہ کبھی کسی کو مسلمان کرتے وقت شیعوں والا یہ کلمہ پڑھایا گیا۔

خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ساری زندگی میں اس کلمہ کو تلاش کر لیں؟ مگر حدیث کی کسی معتبر کتاب میں کسی صحیح سند کے ساتھ کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یا کسی بھی دوسرے امام نے یہ کلمہ خود پڑھا ہو یا کسی کو مسلمان کرتے وقت پڑھایا ہو۔

معلوم ہوا کہ یہ سراسر اپنی طرف سے گھڑا ہوا کلمہ ہے اور شیعہ لوگ اس کلمہ کو پڑھنے کے بعد ساری دنیائے اسلام سے کٹ جاتے ہیں۔

اسلامی کلمہ اور احادیث مبارکہ

دین اسلام میں قرآن مجید کے بعد سب سے بڑی حجت اور دلیل سرکار دو عالم ﷺ کی حدیث شریف ہے۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم سے کلمہ کے دونوں حصے ثابت ہو چکے

ہیں۔ اب حضور اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ میں سے ان دونوں حصوں کو دلائل کے ساتھ ثابت کیا جاتا ہے۔ جاننا چاہئے کہ حضور اکرم ﷺ جب بھی کسی کو دائرہ اسلام میں داخل فرماتے۔ سب سے پہلے اس سے صرف توحید و رسالت دو چیزوں کی گواہی لیتے اور یہ چیزیں کلمہ میں آ جاتی ہیں ''توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، رسالت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ'' اور ان کے علاوہ کلمہ میں کبھی بھی کسی سے کسی کی امامت یا خلافت یا ولایت کا اقرار نہ کرواتے، مثال کے طور پر چند احادیث پیش کی جاتی ہیں:

(1) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص (زبان اور دل سے)...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ...... کی گواہی دے، اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرما دیتے ہیں''۔ (مسلم و مشکوٰۃ کتاب الایمان)

مسلم شریف میں ایک باب اس عنوان سے ہے:

باب الامر بقتال الناس حتى يقولوا لا اله الا الله محمد رسول الله۔ (مسلم کتاب الایمان)

یعنی کافر لوگوں سے جنگ جاری رکھنے کا حکم جب تک کہ وہ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ...... نہ کہہ لیں۔ اس باب کی مناسبت سے امام صاحب نے مذکورہ حدیث بھی ذکر فرمائی ہے۔

(2) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ۔

(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ کتاب الایمان)

مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے قتال جاری رکھوں حتیٰ کہ وہ......لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......کی گواہی دے دیں۔

۳ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ ، اِنَّكَ سَتَاْتِيْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ۔ (بخاری کتاب المغازی)

جب حضور اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا (اے معاذ!) تو اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جا رہا ہے۔لہٰذا جب تو ان کے پاس پہنچے تو ان کو دعوت دے کہ وہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کی گواہی دیں۔اگر وہ اس بات کی گواہی دے کر تیری بات مان لیں تو ان کو بتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔

۴ حضرت جریرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَهَادَةَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہ میں نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی۔ (بخاری کتاب البیوع)

۵ جب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے توحید و رسالت کا اقرار کر کے اسلام قبول کر لیا تو عرض کیا: یارسول اللہ! یہودی ایک شرارتی قوم ہے۔میرے اسلام کے ان پر ظاہر ہونے سے پہلے آپ ان سے میرے متعلق

کچھ بات چیت کریں۔لہٰذا جب یہودی آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ عبداللہ بن سلام تمہارے اندر کیسے شخص ہیں؟ یہودی کہنے لگے وہ ہم میں سب سے بہترین انسان ہیں اور بہترین شخصیت کے فرزند ہیں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا اور اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو پھر؟ یہودی کہنے لگے اللہ تعالیٰ ان کو اپنی پناہ میں رکھے۔حضور اکرم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: کہ اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو پھر؟ انہوں نے پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی پناہ میں رکھے۔

فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

اتنے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان کی طرف آنکلے اور فرمایا: میں ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کی گواہی دیتا ہوں۔

یہ سن کر یہودی کہنے لگے! یہ ہم میں سب سیرا آدمی ہے اور پھر طرح طرح کے عیب بیان کرنے لگے۔

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے دیکھا؟ یہودی کس طرح اپنی بات سے پھر گئے، مجھے اسی بات کا خدشہ تھا۔

(بخاری کتاب المناقب)

۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر کے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا: اے ثمامہ! تیرا کیا ارادہ ہے؟ جواب میں عرض کیا یارسول اللہ! میرا نیک ارادہ ہے۔ آپ مجھے قتل فرمانا چاہیں تو کر دیں اور اگر جان بخشی کا احسان فرمائیں تو یہ آپ کا ایک احسان تسلیم کرنے والے پر احسان ہوگا۔ دوسرے دن حضور اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ ثمامہ کو رہا

کردو۔ رہائی کے بعد ثمامہ مسجد نبوی کے قریب واقع باغ میں تشریف لے گئے وہاں غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور شہادت دی کہ:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی دیتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

⑧ بنو سلیم قبیلے کے ایک ہزار افراد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کلمہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پڑھ کر دامنِ اسلام میں داخل ہو گئے۔

یہ درج بالا حصہ ایک طویل روایت کا حصہ ہے جس کا دلچسپ خلاصہ درج ذیل ہے۔

ایک گوہ کی شہادت پر ہزار افراد کا مسلمان ہونا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اچانک بنی سلیم قبیلے کا ایک اعرابی ایک سوسمار یعنی گوہ اٹھائے ہوئے آیا اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: کہ اگر یہ گوہ آپ کی نبوت کی گواہی دے دے تو میں آپ پر ایمان لے آؤں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے گوہ سے مخاطب ہو کر دریافت فرمایا: "اے گوہ میں کون ہوں؟" گوہ فصیح و شیریں عربی زبان میں گویا ہوئی:

اَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ وَقَدْ خَابَ مَنْ كَذَّبَكَ فَقَالَ اَعْرَابِيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

"آپ رب العالمین کے رسول ہیں اور خاتم النبین ہیں، جس نے آپ کی تصدیق کی وہ کامیاب ہوا اور جس نے جھٹلایا وہ

نامراد ہوا۔"

(یہ سنتے ہی) اعرابی برجستہ بول اٹھا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

جب اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت سے نکلا تو راستے میں ایک ہزار افراد سے ملاقات ہوئی جو سب تیر و تلوار اور نیزوں کے ساتھ مسلح تھے۔ اعرابی نے ان سے پوچھا کس ارادے سے نکلے ہو؟ وہ بولے ہم اس شخص کے قتل کے ارادے سے نکلے ہیں جو اپنے آپ کو نبی کہلواتا ہے۔ اعرابی نے کہا میں تو...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... کی گواہی دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: اچھا! تو، تو اتنے میں بددین ہو گیا؟ لیکن پھر اعرابی نے مذکورہ گوہ والا قصہ بیان کیا تو سب کے سب بول اٹھے...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَتَلَقَّاهُمْ فِيْ رِدَاءٍ فَنَزَلُوْا عَنْ رُكُبِهِمْ يُقَبِّلُوْنَ مَاوَلُوْا مِنْهُ وَ هُمْ يَقُوْلُوْنَ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مُرْنَا بِاَمْرِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ تَدْخُلُوْ تَحْتَ رَايَةِ خَالِدِ بْنِ وَلِيْدٍ قَالَ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَلْفٌ جَمِيْعًا اِلَّا بَنُوْ سُلَيْمٍ۔

پھر یہ ماجرا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آپ چادر زیب تن فرما کر ان سے ملاقات اور استقبال کے ارادے سے نکلے وہ (آپ کو دیکھ کر) سواریوں سے نیچے اتر گئے اور حضور ﷺ کو بوسے دیتے ہوئے کہتے جاتے تھے...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... پھر انہوں نے پوچھا کہ ہمیں کوئی حکم دیجئے! حضور ﷺ نے فرمایا کہ خالد بن ولید کے جھنڈے کے نیچے لشکر اسلام میں داخل ہو جاؤ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی سلیم کے علاوہ کوئی قبیلہ ایسا نہیں ہے جس کے ایک ہزار افراد ایک ہی وقت میں اکٹھے مسلمان ہوئے ہوں۔

(المعجم الصغیر للطبرانی ج۲ص۶۶ طبع بیروت)

⑧ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ اَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی عِیْسٰی علیہ السلام یَا عِیْسٰی اٰمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَاْمُرْ مَنْ اَدْرَکَهٗ مِنْ اُمَّتِكَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِهٖ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ وَ قَدْ خَلَقْتُ اٰدَمَ الْعَرْشَ عَلَی الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَکَتَبْتُ عَلَیْهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْ لُ اللّٰهِ فَسَکَنَ...... هذا حديث صحيح الاسناد۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم حديث نمبر۴۱۹۳ باب من كتاب ايات رسول الله،المستدرك على الصحيحين للحاكم مع تعليقات الذهبى حديث نمبر:۴۲۲۷ باب ومن كتاب ايات رسول الله۔)

"ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ اے عیسیٰ (علیہ السلام) محمد ﷺ پر ایمان لے آؤ اور حکم دو کہ آپ کی امت میں سے جو ان کو پائے وہ ان پر (یعنی حضرت محمد ﷺ) ایمان لے آئے۔ پس اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں نے آدم علیہ السلام کو پیدا نہ کیا ہوتا اور اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں نہ جنت پیدا کرتا اور نہ جہنم اور تحقیق میں نے عرش کو پیدا کر کے پانی پر رکھا تو ہلنے لگا پھر میں نے اس پر" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ " لکھا تو سکون میں آ گیا۔"

⑨ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَفَعَهٗ قَالَ اِنَّ الْکَنْزَ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰهُ فِیْ

کِتَابِهٖ لَوْحٌ مِنْ ذَهَبٍ مُصْمَتٍ عَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْقَدْرِ لِمَ نَصَبَ؟ وَ عَجِبْتُ لِمَنْ ذَکَرَ النَّارَ لِمَ ضَحِكَ ؟ وَعَجِبْتُ لِمَنْ ذَکَرَ الْمَوْتَ لِمَ غَفَلَ؟ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(البحر الزخار مسند البزار حديث نمبر٣٤٣٧ باب ان الكنز الذى ذكر الله فى)

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل فرمایا: کہ تحقیق (دو یتیموں کا) وہ خزانہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں (خضر علیہ السلام کے قصہ کے درمیان سورۃ کہف میں) ذکر فرمایا ہے، وہ سونے کی ایک محفوظ تختی ہے (جس میں لکھا ہوا ہے) کہ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے (پھر کسی چیز کے نہ ملنے پر) کیوں غمگین ہوتا ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جس کو جہنم یاد ہے پھر وہ کیوں ہنستا ہے، اور تعجب ہے اس شخص پر جس کو موت یاد ہے پھر وہ اس سے کیوں غفلت کرتا ہے" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ "۔"

⑩ عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اَوْ مَا فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ شَكَّ عَلِیُّ بْنُ جَمِیْلٍ مَا عَلَیْهَا وَ رَقَةٌ اِلَّا مَکْتُوْبٌ عَلَیْهَا...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... اَبُوْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقُ، عُمَرُ الْفَارُوْقُ، عُثْمَانُ ذُوالنُّوْرَیْنِ۔

(المعجم الكبير للطبرانى حديث:١٠٩٣ باب ٣)

''جنت میں کوئی بھی درخت ایسا نہیں جس کے ہر پتے پر یہ نہ لکھا ہوا ہو کہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ابوبکر صدیق ہیں، عمر فاروق ہیں، عثمان دو نور والے ہیں۔

⑪ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ عزوجل (وَکَانَ تَحْتَہٗ کَنْزٌ لَّھُمَا) قَالَ لَوْحٌ بْنْ ذَھَبٍ مَکْتُوْبٌ فِیْہِ ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... عَجَبًا لِمَنْ یَذْکُرُ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ کَیْفَ یَفْرَحُ، وَ عَجَبًا لِمَنْ یَذْکُرُ اَنَّ النَّارَ حَقٌّ کَیْفَ یَضْحَكُ، وَ عَجَبًا لِمَنْ یَذْکُرُ اَنَّ الْقَدْرَ حَقٌّ کَیْفَ یَحْزَنُ، وَ عَجَبًا لِمَنْ یَرَی الدُّنْیَا وَ تَصَرُّفَھَا بِاَھْلِھَا حَالاً بَعْدَ حَالٍ کَیْفَ یَطْمَئِنُّ اِلَیْھَا۔

(شعب الایمان للبیھقی حدیث نمبر ۲۱۲ باب و کان تحتہ کنز لھما،
جامع الاحادیث حدیث نمبر ۳۳۸۴۳ باب مسند علی بن ابی طالب)

''علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿و کان تحتہ کنز لھما﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ ایک سونے کی تختی تھی جس پر لکھا ہوا تھا...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ......اور یہ کہ تعجب ہے اس پر جس کو یاد ہے کہ موت برحق ہے پھر وہ کیسے خوش ہوتا ہے اور تعجب ہے اس پر جس کو یاد ہے کہ جہنم برحق ہے پھر وہ کیسے ہنستا ہے اور تعجب ہے اسیر جس کو یاد ہے تقدیر برحق ہے پھر وہ کیوں پریشان رہتا ہے اور تعجب ہے اس پر

جو دیکھتا ہے دنیا کو اور (وقتاً فوقتاً) اہل دنیا کے ساتھ اس کی گردش کو وہ کیسے اس پر مطمئن ہو جاتا ہے''۔

⑫ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوْا نَزَلَتْ فِیْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ مُرَّۃَ بْنِ عَوْفِ بْنِ سَعْدِ بْنِ دِیْنَارٍ یُقَالُ لَہٗ ھِرْدَاسُ بْنُ نَھِیْكٍ وَکَانَ مِنْ اَھْلِ فَدَكَ وَکَانَ مُسْلِماً لَمْ یُسْلِمْ مِنْ قَوْمِہٖ غَیْرُہٗ فَسَمِعُوْا بِسَرِیَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم تُرِیْدُ ھُمْ فَنَزَلَ مِنَ الْجَبَلِ یَقُوْلُ ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......فَتَغَشَّاہُ اُسَامَۃُ فَقَتَلَہٗ وَاسْتَاقَ غَنَمَہٗ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فِیْہِ۔ ❶

(معرفۃ الصحابۃ لا بی نعیم اصفھانی حدیث نمبر ۵۶۱۰ باب من اسمہ مجمع)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ آیت'' یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوْا ''بنی مرہ بن عوف بن سعد بن دینار کے ایک آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جس کو ہرداس بن نہیک کہا جاتا تھا اور وہ اہل فدک۔ میں سے تھا اور وہ اکیلا مسلمان ہوا تھا اور اس کی قوم سے دوسرا کوئی بھی مسلمان نہیں ہوا تھا، پس جب انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر اس طرف آرہا ہے، تو وہ شخص پہاڑ سے اترا اور'' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' پڑھتا ہوا آیا لیکن اسامہ رضی اللہ عنہ نے حملہ کر کے قتل کر دیا اور اس کی بکریوں پر قبضہ کر لیا تو اس کے متعلق

یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اے ایمان والو! جب تم جہاد کے لئے جاؤ تو پوری تحقیق کرلو"۔

۱۳ مَکْتُوْبٌ عَلَی الْعَرْشِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لَا اُعَذِّبُ مَنْ قَالَھَا۔

(الاحادیث الفدسیة حدیث نمبر:۲،جامع الجوامع اوالجامع الکبیر للسیوطی حریف المیم، جامع الاھادیث حرف الی)

"عرش پر لکھا ہوا ہے" لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" اخلاص سے اس کلمہ کے پڑھنے والے کو میں عذاب نہیں دوں گا"۔

۱۴ یَقُوْلُ اللّٰہُ قَرِّبُوْا اَھْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ ظِلِّ عَرْشِیْ فَاِنِّیْ اُحِبُّھُمْ۔

(جامع الجوامع اوالجامع الکبیر للسیوطی حرف الیاء جامع الاحادیث حدیث ۲۶۹۸۱باب یاء النداء مع الیاء)

" لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" اخلاص سے پڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ان کو میرے عرش کے سائے کے قریب کرو، یقیناً میں ان سے محبت کرتا ہوں (وہ مجھے محبوب ہیں)"۔

۱۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَائِطٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم ضَحّٰی بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ ذَبَحَ اَحَدَھُمَا عَنْ نَفْسِہٖ وَالْاٰخَرَ عَمَّنْ قَالَ ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

(کتاب الآثار ویلیه الایثار حدیث نمبر۷۹۰ص۱۷۵باب الاضحیة والخصاء الفحل)

"نبی علیہ السلام نے دو مینڈھوں کی قربانی کر کے فرمایا کہ ایک میری

طرف سے اور دوسرا ہر اس امتی کی طرف سے جس نے " لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" پڑھا۔"

۱۶ عَنْ اَبِیْ دَرْدَاءٍ رَاَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ لِیْ حَوْلَ الْعَرْشِ فَرِیْدَةً خَضْرَاءَ مَکْتُوْبٌ فِیْھَا بِقَلَمٍ مِنْ نُوْرٍ اَبْیَضَ ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ۔

(کنز العمال فی سنن الاقوال والا فعال حدیث نمبر۳۲۵۷۹الفصل الثانی فی فضائل الخلفاء الاربعةرضوان الله علیهم اجمعین ص۵۴۹ج۱۱)

"معراج والی رات کو میں نے ایک سبز موتی دیکھا جس پر نور کے سفید قلم سے لکھا ہوا تھا" لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" ابوبکر صدیق ہیں۔"

۱۷ عَنْ سَلْمَانَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَرْشَ کَتَبَ عَلَیْہِ بِقَلَمٍ مِنْ نُوْرٍ طُوْلُ الْقَلَمِ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......بِہٖ آخُذُ وَ بِہٖ اُعْطِیْ وَ اُمَّتُہٗ اَفْضَلُ الْاُمَمِ وَاَفْضَلُھَا اَبُوْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقُ۔

(کنز العمال فی سنن الاقوال والا فعال حدیث نمبر۳۲۵۸۱ باب الفصل الثانی فی فضائل الخلفاء الاربعة رضوان الله علیهم اجمعین ص۵۵۰ج۱۱)

"جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا فرمایا تو اس پر بھی مشرق و مغرب کے نور کے لمبے قلم سے لکھا" لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" اس کے ذریعے لیتا اور دیتا ہوں اور اس کلمے والی

امت سب امتوں میں سے بہتر ہوگی اور اس میں سب سے بہتر
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوگا"۔

مذکورہ تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ کلمہ صرف دو حصوں پر مشتمل ہے اور اہل تشیع کے اضافہ کردہ تین حصے ان کے من گھڑت ہیں۔ چونکہ کلمہ کے ان دو حصوں میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ اسلام کا دعویٰ کرنے والے سب لوگ پڑھتے ہیں اس لئے صرف نمونہ کے طور پر یہاں چند روایات پیش کی گئیں، ورنہ احادیث اور آثار کا بے انتہا ذخیرہ موجود ہے، جس سے بخوبی معلوم ہوجاتا ہے کہ اسلامی کلمہ کے صرف دو ہی حصے ہیں، زیادہ نہیں۔

ایک جاہلانہ اعتراض

ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ کلمہ توحید و رسالت میں عربی عبارت کبھی کبھی اَن یا اَنّ کے ساتھ بھی آتی ہے اور کبھی شہادۃ کا لفظ بھی آتا ہے اور یہ صرف عربی گرائمر کی وجہ سے آتا ہے ورنہ کلمہ کے حصے صرف وہی دو ہیں یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ شیعہ اکثر ان پڑھ اور جاہل لوگوں کے سامنے یہ اعتراض کرتے ہیں:

سوال: اگر کلمہ صرف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے تو یہ دوسرے الفاظ اَن اور اَنّ وغیرہ کہاں سے آئے؟

جواب: یہ جاہلانہ اور بالکل لغو اعتراض ہے۔ عربی سے معمولی واقفیت رکھنے والا شخص بھی اس کے کھوکھلے پن کو خوب سمجھ سکتا ہے اور عربی جاننے والا ہر شیعہ سنی اس اعتراض کو بے جا اور غلط قرار دیتا ہے۔ لہٰذا ہم اس بات کے پیش نظر خود شیعہ علماء کی کچھ عبارتیں پیش کرتے ہیں، جن میں "اَن یا اَنّ" یا شہادۃ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، مگر انہوں نے بھی اس کا ترجمہ صرف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے کیا ہے۔

① قال رسول الله ﷺ اربع من کن فیه کان فی نور الله الاعظم من کانت عصمة امره شهادة اَنْ لا اله الا الله وانّی رسول الله۔ (خصال شیخ صدوق قمی ص ۲۱۰، ایران)

"تفسیر عیاشی اور الخصال میں اس کا ترجمہ یوں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث مروی ہے کہ جس شخص میں یہ چار خصلتیں ہوں گی اس کو خدا تعالیٰ کے سب سے بڑے نور میں جگہ ملے گی پہلی چیز یہ کہ اس کے ایمان کی ڈھال یہ کلمہ ہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (حاشیہ ترجمہ مقبول، شیعہ ص ۴۵)

② اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ " الخ قال: العدل شهادة ان لا اله الا الله و ان محمداً رسول الله۔ (تفسیر قمی سورۃ نحل آیت: ۹۰)

"تفسیر قمی اور عیاشی میں جو حدیثیں اس آیت کی تفسیر میں منقول ہیں، ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ العدل سے مراد کلمہ شہادت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔ (ترجمہ مقبول حاشیہ ص ۵۵۱)

③ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَشْهَدُوْنَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (تفسیر قمی ج ۲ ص ۲۲۸ نجف)

"جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بس اتنا کہہ دو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (حاشیہ مقبول ۹۰۴)

④ علی بن ابراہیم گفتہ کہ عدل گواہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ است۔ (حیات القلوب فارسی ج ۳ ص ۱۸۴، ایران ملا محمد باقر مجلسی)

علی بن ابراہیم (مصنف تفسیر قمی) نے کہا ہے کہ عدل سے مراد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی دینا ہے۔

(حیات القلوب اردو ج ۳ ص ۳۶۱، ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور)

۵ عَنْ عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل (فَکَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْراً) قَالَ الخَيْر ان يشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله۔

(من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۷۸ ایران)

تفسیر المتقن اردو ص: ۴۵۹، تالیف سید امداد حسین کاظمی شہیدی:

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خیر سے مراد ہے کہ وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی شہادت دے۔

(تفسیر المتقین ص ۴۵۹ سورۂ نور، سید امداد حسین کاظمی شہیدی)

۶ من لا یحضرہ الفقیہ...... کی اسی عربی عبارت کا ترجمہ حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۷۰۴ میں یوں کیا گیا ہے۔

الفقیہ میں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ خیر سے مراد ہے کہ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......کا قائل ہو۔

۷ ثم بعث الله محمداً صلی اللہ علیہ وسلم و هو بمكة عشر سنين فلم يمت بمكة فى تلك العشر سنين احد يشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله الا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِاِقْرَارِهٖ۔

(اصول کافی ج ۲ ص ۲۹ کتاب الایمان والکفر مطبوعہ ایران)

کتاب الشافی ترجمہ اصول کافی:

اس کے بعد اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا وہ مکہ میں دس سال اس طرح رہے

کہ ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......کی گواہی دے کر مرنے والا کوئی نہ تھا، مگر خدا نے اس کو اس لحہ کی وجہ سے جنت میں داخل فرما دیا۔

(الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۲ ص ۴۳ حیات القلوب)

۸ اصول کافی:

وَشَهِدُوا ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله۔

(اصول کافی ج ۲ ص ۴۱۱ کتاب الایمان و الکفر، ایران)

حیات القلوب ج ۲ ص ۴۷۲، طبع ایران تالیف باقر مجلسی (المتوفی سنہ ۱۱۱۱ھ):

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ گفتند۔

سید بشارت حسین شیعہ نے حیات القلوب کی عبارت کا یہ ترجمہ کیا ہے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے قائل ہوئے۔

(مترجم حیات القلوب ج ۲ ص ۷۱۷)

۹ من لا یحضرہ الفقیہ:

قال شهادة ان لا اله الا الله و محمدا رسول الله۔

(من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۳۱)

رسالہ اثبات علی ولی اللہ ص ۴۵ تالیف عبدالوہاب حیدری لاڑکانہ:

آپ نے فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی ہے۔

۱۰ تفسیر صافی:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ آمَنَّا" قِيْلَ نَزَلَتْ فِىْ نَفَرٍ مِنْ بَنِىْ اَسَدٍ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ فِىْ سَنَةٍ جَدْبَةٍ وَ اَظْهَرُوا الشَّهَادَتَيْنِ۔ (تفسیر صافی ج ۲ ص ۵۹۵ سورة حجرات)

ترجمہ مقبول:

﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ آمَنَّا﴾ تفسیر صافی میں ہے کہ یہ آیت بنی اسد کے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوئی جو قحط سالی کے زمانے میں مدینہ منورہ آ گئے تھے اور اظہار کلمہ ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کرتے تھے۔

(ترجمہ مقبول حاشیہ ۱۰۳۰)

تنبیہ!

قارئین کرام! آپ کو معلوم ہوا کہ شیعہ مجتہد علماء کے ہاں بھی ان عربی عبارتوں میں سے صرف کلمہ کے دو حصے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مراد ہیں۔ اہلسنّت مناظر حضرات کو مندرجہ بالا عبارات ذہن نشین رکھنا ضروری ہیں۔

باب دوم:

شیعہ کی معتبر کتابوں سے کلمۂ اہلسنّت کا ثبوت

اسلام اور ایمان کی بنیاد کلمہ کی دو شہادتیں ہیں:

① شیعوں کا رئیس المحدثین شیخ صدوق قمی (متوفی سنہ ۳۸۱ھ) لکھتا ہے:

اصل الایمان اَنّما هو الشهادتانِ فجعل شهادتين شهادتين كما جعله في سائر الحقوق شاهدين فاذا اقر العبد لله عزوجل بالوحدانية واقر للرسول علیہ السلام بالرسالة فقد اقر بجملة الايمان ، لان اصل الايمان انما هو بالله و برسوله۔

(من لا یحضره الفقیہ ج ۱ ص ۱۹۶ باب الاذان والاقامۃ طبع ایران)

"ایمان کی بنیاد صرف دو شہادتیں (دو گواہی) ہیں اس وجہ سے اذان میں بھی دو شہادتیں رکھی گئیں ہیں، جس طرح کہ تمام حقوق میں بھی دو دو گواہ ضروری ہیں، پس جب بندہ اللہ عزوجل کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کر لیتا ہے تو گویا وہ ایمان کی تمام باتوں کو مان لیتا ہے کیونکہ ایمان کی بنیاد اللہ اور اس کے رسول کے اقرار پر ہے"۔

② شیعوں کا شہید ثالث، قاضی نور اللہ شوستری (م: ۱۰۱۹) لکھتا ہے:

"اوّل آنکہ اسلام مبنی است بر اصل شہادتین، شہادت وحدانیت و شہادت رسالت ...... ہر یک از کلمات لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دوازدہ حرف است"۔

(مجالس المومنین ج ۱ ص ۱۲۰ ایران)

سب سے پہلے اسلام کا دارومدار دوشہادتوں پر ہے۔

❶ توحید کی شہادت

❷ رسالت کی شہادت۔

دونوں میں سے ہر ایک شہادت میں بارہ بارہ کلمات ہیں۔

③ شیعوں کا علامہ شیخ علی بن عیسیٰ اربلی (م ۶۹۳ھ) لکھتا ہے:

ان الایمان والاسلام مبنی علی کلمتی لا اله الا الله محمد رسول الله۔

(کشف الغمہ ج ۱ ص ۵۴ فی ذکر الامامۃ، مطبوعہ ایران)

"ایمان اور اسلام کا دارومدار دو باتوں یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پر ہے"۔

برادرانِ اسلام: گذشتہ سطروں سے آپ کو معلوم ہوا کہ شیعوں کے بڑے بزرگ شیخ صدوق قمی نے بھی ایمان کی بنیاد صرف دوشہادتوں پر بتائی ہے، ایک لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور دوسری مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی توحید اور رسالت کا اقرار۔ قاضی نور اللہ شوستری اور علی بن عیسیٰ اربلی نے بھی انہی دوشہادتوں کو ایمان اور اسلام کی بنیاد اور اصل مدار قرار دیا ہے اور مسلمان مومنوں کا کلمہ یہی ہے۔

اسلام کے ارکان میں سب سے پہلا رکن توحید اور رسالت کی شہادت دینا ہے

حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ (م: ۱۱۴ کا فتویٰ)

① شیعوں کے بزرگ شیخ صدوق قمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

من شهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله واقر بما جاء من عندالله و اقام الصلوة وآتى الزكوة وصام شهر رمضان وحج البيت فهو مسلم۔

(خصال شیخ صدوق ج ۲ ص ۱۷۶ مطبوعہ ایران)

"جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی دی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا سب کا اقرار کیا اور نماز قائم کی اور زکوۃ ادا کی اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کیا تو وہ مسلمان ہے"۔

دوشہادتوں کے اقرار سے کافر مسلمان ہوتا ہے

شیعوں کے امام خمینی کا فتویٰ:

اگر کافر شہادتین بگوید: اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله مسلمان می شود۔ (توضیح المسائل ص ۲۲)

"اگر کافر شہادتین کہہ دے یعنی میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی شہادت دیتا ہوں تو وہ مسلمان ہو جاتا ہے"۔

برادرانِ اسلام: ملاحظہ فرمائیں کہ شیعوں کے مسلمہ امام خمینی نے بھی مسلمان ہونے کیلئے صرف دوشہادتوں کو ضروری قرار دیا ہے اور یہ دونوں شہادتیں مسلمانوں کے کلمہ میں موجود ہیں اور آگے والے اضافہ شدہ حصے یعنی علی ولی اللہ سے بلافصل تک امام خمینی نے بھی ذکر نہیں کیا۔ معلوم ہوا کہ شیعوں کے امام خمینی کے نزدیک بھی کلمہ کے ساتھ اضافہ شدہ حصے نہ کلمہ کا حصہ ہیں اور نہ مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہیں، بلکہ ان کے نزدیک بھی کلمہ صرف دوشہادتوں یعنی ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰہ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... پر مشتمل ہے۔

حضور ﷺ نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی تبلیغ فرمائی

رحمۃ للعالمین، سید المرسلین، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی صرف کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی تبلیغ فرمائی۔ شیعوں کے مجتہد، مولوی مقبول احمد دہلوی، قرآن مجید کے ترجمہ مقبول کے حاشیہ پر تفسیر قمی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ تفسیر قمی میں ہے کہ آیت مکے میں اس وقت نازل ہوئی جب حضور اکرم ﷺ دین کی دعوت علی الاعلان فرمانا شروع ہوئے تو تمام قریش مکہ ابو طالب! کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے اے ابو طالب تیرے بھتیجے نے ہمارے بزرگوں کو بیوقوف بنا دیا ہے اور وہ ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے اور اس نے ہمارے جوانوں کو بگاڑ دیا ہے، یعنی اپنے مذہب میں داخل کر لیا ہے اور اس نے ہماری جمعیت واتحاد کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ سن لو! اگر اس کو غربت وافلاس نے اس کام پر مجبور کیا ہے تو ہم اس کو اس قدر مال جمع کر کے دے دیتے ہیں، جس سے وہ ہمارے درمیان سب سے بڑا مالدار بن جائے گا اور مزید یہ کہ ہم اس کو اپنا بادشاہ بنانے پر بھی سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

جناب ابو طالب نے یہ بات سن کر اپنے بھتیجے کو پہنچائی تو حضور اکرم ﷺ نے یہ جواب مرحمت فرمایا: اگر وہ میرے دائیں ہاتھ پر آفتاب اور بائیں ہاتھ پر ماہتاب لا کر رکھ دیں تو یہ بھی مجھے منظور نہیں ہے۔ میں تو صرف اس کلمہ کو چاہتا ہوں جس کلمہ کی بدولت یہ عرب کے بادشاہ بن جائیں گے اور عجم بھی ان کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں گے اور آخرت میں بھی جنت کی بادشاہی حاصل کریں گے۔

ابو طالب نے یہ جواب قریش تک پہنچا دیا۔ انہوں نے پوچھا کہ اچھا وہ ایسا

کلمہ کون سا ہے؟ ہم تو دس کلمے بھی ماننے کو تیار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بس اتنا کہہ دو ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......

اس قصے کے حوالے مندرجہ ذیل شیعہ کی معتبر کتب میں دیکھیں:

۱ حاشیہ ترجمہ مقبول ص۹۰۴ سورۃ ص۔
۲ تفسیر قمی ج۲ ص۲۲۸ سورۃ ص طبع نجف، عراق۔
۳ تفسیر صافی ج۲ ص۴۳۹ سورۃ ص سہ، مطبوعہ ایران۔
۴ تفسیر نمونہ ج۱۹ ص۲۱۴ سورۃ ص سہ، مطبوعہ ایران۔
۵ المیزان فی تفسیر القرآن ج۱۷ ص۱۸۶ سورۃ ص، قم ایران۔
۶ البرہان فی تفسیر القرآن ج۴ ص۴۲ سورۃ ص، قم ایران۔
۷ تفسیر نور الثقلین ج۴ ص۴۴۲، حدیث نمبر۷۔
۸ بحار الانوار ج۱۸ ص۱۸۲ تاریخ نبینا، طبع ایران۔
۹ الارشاد شیخ مفید ج۱ ص۴۲، مطبوعہ ایران۔

اس روایت میں لفظ کلمہ اور اس کے الفاظ ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... حضور اکرم ﷺ کی زبان اقدس سے ثابت ہوئے۔

شیعہ کی مذکورہ تمام کتب سے ثابت ہوا کہ کلمہ صرف دو اجزاء پر مشتمل ہے اور ان کتب کے علاوہ چونکہ ترجمہ مقبول پر گیارہ بڑے شیعہ مجتہدین کی تقاریظ ثبت ہیں لہٰذا اس کے ضمن میں ان کی تائید وحمایت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ان گیارہ حضرات کے اسماء بھی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں، جس طرح ترجمہ مقبول کے مقدمہ میں درج ہیں۔

۱ آیۃ اللہ مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ، مجتہد اعظم ہندوپاک۔
۲ سید کلب حسین نقوی صاحب قبلہ مجتہد العصر۔

③ خطیب اعظم سید محمد صاحب دہلوی۔

④ سرکار سید نجم الحسن صاحب مجتہد العصر۔

⑤ سرکار بحر العلوم سید یوسف حسین نجفی، قبلہ مجتہد العصر۔

⑥ سرکار حضرت سید ظہور حسین صاحب مجتہد العصر۔

⑦ سرکار سید سبط نبی نجفی صاحب قبلہ، مجتہد العصر۔

⑧ سرکار سید محمد ہادی رضوی صاحب قبلہ، مجتہد العصر۔

⑨ سرکار سید آقا حسن صاحب قبلہ۔

⑩ سرکار شمس العلماء سید ناصر حسین صاحب قبلہ۔

❁ شیعوں کے رئیس المحدثین شیخ صدوق قمی (م:۳۸۱ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال اللہ عزوجل یا محمد اذھب الی الناس فقل لھم قولوا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

"کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اے محمد! آپ لوگوں کے پاس جائیں اوران کو کہیں...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... کہہ لو"۔

(خصال شیخ صدوق ج ۲ ص ۲۵۲ طبع ایران)

❁ شیعوں کا بزرگ ملا باقر مجلسی (م:۱۱۱۱ھ) لکھتا ہے:

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

پس وحی نمود کہ ای محمد بروبسوی مردم وامر کن ایشاں راکہ بگویند لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ (حیات القلوب ج ۲ فصل اوّل، طبع ایران)

"اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے محمد! آپ لوگوں کی طرف جائیں اوران کو حکم کریں کہ پڑھیں...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......"

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ اہل سنت کا کلمہ اہل تشیع کی کتب سے "وحی" کے ساتھ ثابت ہوا اور اس میں حضور اکرم ﷺ کو اسی کلمہ کی تبلیغ کا حکم ہے اور آپ نے ہمیشہ اس کلمہ کی تبلیغ فرمائی۔

❁ شیعوں کے بڑے مفسر علی بن ابراہیم قمی (م:۳۰۷ھ) روایت کرتے ہیں:

فخرج رسول اللہ ﷺ فقام علی الحجر فقال یا معشر قریش یا معشر العرب ادعوکم الی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ۔

"پھر حضور اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور پتھر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے قریش کی جماعت! اے عرب کی جماعت! میں تم کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... کی دعوت دیتا ہوں"۔

حوالہ جات:

① شیعوں کی معتبر کتاب تفسیر قمی ج ۱ ص ۳۷۹ سورۂ حجر۔

② شیعوں کی معتبر کتاب تفسیر صافی ج ۱ ص 915 مطبوعہ ایران۔

③ شیعوں کی معتبر کتاب بحار الانوار ج ۱۸ ص 915 طبع ایران۔

نوٹ: مذکورہ روایت میں انی رسول اللہ ہے اور انی سے مراد ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اس میں اور محمد رسول اللہ میں کوئی فرق نہیں۔ لہٰذا اگر کوئی شیعہ اعتراض کرے کہ یہاں محمد رسول اللہ نہیں ہے تو یہ اس کی جہالت اور انتہائی بیوقوفی ہوگی اور اس اعتراض کا جواب پہلے گذر چکا ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے اقرار سے جنت لازم ہو جاتی ہے

حضرت حسین ؓ کے پوتے حضرت محمد باقر ؒ کا فتویٰ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

❁ شیعوں کا محدث محمد بن یعقوب کلینی (سنہ ۳۲۹ھ) حضرت امام محمد باقر ؒ سے روایت کرتا ہے:

ثم بعث الله محمدا ﷺ وهو بمكة عشر سنين فلم يمت بمكة فی تلك العشر سنين احد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله الا ادخله الله الجنة باقرا ره۔ (اصول کافی ج۲ ص۲۹)

"پھر اللہ عزوجل نے محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا اور آپ مکہ میں دس سال رہے اور مکہ میں ان دس سال کے اندر جو بھی ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... کی گواہی دینے والا فوت ہوا اللہ اس کو اقرار کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائیں گے"۔

برادران اسلام: مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ خود شیعہ کی اہم اہم کتابوں میں توحید اور رسالت کے اقرار کے علاوہ کسی اور جزء کا اقرار موجود نہیں ہے۔ نہ کہیں علی ولی اللہ ہے نہ وصی رسول اللہ ہے اور نہ ہی خلیفہ بلا فصل ہے۔

حضرت ابوذر غفاری ؓ کو دائرہ اسلام میں داخل کرتے وقت حضور اکرم ﷺ نے صرف اہل سنت کا کلمہ پڑھوایا

❁ یہ ایک طویل روایت کا حصہ ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ حضرت ابوذر غفاری ؓ نے فرمایا کہ میں ایمان لانے کے لئے حضرت علی ؓ کی خدمت میں آیا

حضرت علی ؓ نے مجھے ارشاد فرمایا:...... تشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله قال فشهد ت ...... یعنی آپ ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... کی شہادت دیں۔ (حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں) میں نے شہادت دے دی۔

پھر حضرت علی ؓ نے مجھے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا میں نے وہاں پہنچ کر سلام عرض کیا اور آپ کی خدمت میں بیٹھ گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کس کام کی غرض سے تشریف لانا ہوا؟ میں نے عرض کیا میں آپ پر ایمان لانا چاہتا ہوں اور جو حکم آپ فرمائیں گے اس کی بھی میں اطاعت کروں گا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فقلت: اشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله ...... کیا تم ......لا اله الا الله محمد رسول الله ...... کی گواہی دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں! میں ...... لا اله الا الله محمد رسول الله ...... کی گواہی دیتا ہوں"۔

① روضہ کافی ج۲ ص۳۹۸ حدیث اسلام ابی ذر، ایران۔

② بحار الانوار ج۲۲ ص۴۲۳ مطبوعہ ایران۔

③ حیات القلوب ج۲ ص۶۵۷ در بیان احوالات ابوذر ؓ، ایران۔

برادران اسلام: انصاف اور عقل کی نظر سے دیکھیں کہ حضرت ابوذر غفاری ؓ ایمان قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت علی ؓ دونوں حضرات نے اسلام میں داخل کرنے کے لئے اہل سنت کا دو حصوں والا کلمہ ہی پڑھوایا اور آگے کسی کی خلافت یا امامت یا ولایت کا اقرار نہ لیا۔

شیعہ علماء کبھی بھی قیامت تک تینوں زائد حصے یعنی ...... علی ولی اللہ...... بلا فصل...... تک کسی بھی حدیث کی معتبر کتاب سے صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں کر سکتے کہ حضور ﷺ یا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوری زندگی میں کبھی کسی کو یہ پانچ حصوں والا کلمہ پڑھوایا ہو۔

مسلمان یا کافر؟:

اس کے باوجود اس کلمہ طیبہ کے متعلق شیعہ کے حیران کن اور جھوٹے عقائد سے متعلق چند اقوال ملاحظہ ہوں۔

(1) سنیوں کا کلمہ............ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... پڑھنا ایمان کی دلیل نہیں ہے۔ (شیعہ مذہب حق ہے ص ۳۴۴)

(2) مومن اور منافق میں تمیز...... علی ولی اللہ...... سے ہوتی ہے۔
(شیعہ مذہب حق ہے ص ۳۱۱)

(3) اقرار ولایت کے بغیر (یعنی علی ولی اللہ کہے بغیر) نبوت کا اقرار (بھی) بے فائدہ ہے۔ (رسالہ اثبات علی ولی اللہ ص ۴۳)

(4) کلمہ بھی...... علی ولی اللہ...... پڑھنے کے بعد ہی مکمل ہوگا۔ (ص ۴۲)

(5) ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... کے بعد...... علی ولی اللہ...... پڑھنا عین ایمان ہے اور یہ (آخری کلمہ) جزو ایمان ہے۔
(رسالہ اثبات علی ولہ اللہ ص ۴۲)

نمبر ۳ کو ایک نظر دیکھیں (اور جرات و جسارت کا اندازہ لگائیں) کہ اس کے اقرار کے بغیر انبیاء کی نبوت بھی نہیں رہتی تو پھر ہمارا تمہارا ایمان کیسے رہے گا! لہٰذا شیعہ قول کے مطابق جو شخص تینوں اجزاء کا کلمہ میں اقرار کرے گا اسی کا ایمان قابل قبول ہوگا۔ (وسیلہ انبیاء ج ۲ ص ۱۷۹ تالیف طالب حسین کرپالوی ناشر جعفریہ دار التبلیغ لاہور)

برادرانِ اسلام: اندازہ لگائیں کہ اس وقت شیعہ لکھتے ہیں کہ جو شخص کلمہ میں ...... علی ولی اللہ...... نہ پڑھے گا وہ بے ایمان اور منافق ہے۔ اس طرح انہوں نے تمام دنیائے اسلام کو کافر، منافق اور بے ایمان قرار دیا ہے کیونکہ یہ کلمہ میں اس تیسرے حصہ کو نہیں پڑھتے۔ ماوشما کا تو کیا کہنا! حضور ﷺ سمیت تمام انبیاء اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی بھی صاف ظاہر ہے (معاذ اللہ) ہم شیعوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر صرف کلمہ توحید و رسالت، ایمان کی دلیل اور اس کے لئے کافی نہیں ہے تو پھر حضور علیہ السلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو فقط اتنا کلمہ کیوں پڑھوایا؟ جس میں تمہارے کلمہ کے تیسرے، چوتھے اور پانچویں حصے کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے! اے اہل تشیع تم ہی انصاف کی نظر سے بتاؤ کہ کیا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضور ﷺ نے مسلمان کیا وہ مسلمان ہوئے یا نہیں؟

اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ صرف کلمہ نہیں پڑھاتے، بلکہ در پردہ اس کلمہ پر اعتراض کرتے ہیں جو حضور ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ساری زندگی پڑھا اور پڑھایا شیعہ اس کلمہ کو نامکمل اور بے فائدہ سمجھتے ہیں۔

محترم قارئین کرام! اللہ عزوجل کو حاضر ناظر سمجھتے ہوئے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے خود فیصلہ فرمائیں کہ کیا اسلام کی بنیاد "کلمہ" کو غلط سمجھنے والے شیعہ اب بھی مسلمان ہیں؟

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ

ام المومنین سیدہ خدیجہ کو حضور ﷺ نے اہلسنّت کا کلمہ پڑھوایا

❁ جب حضور اکرم ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے تو آپ کے حسن و جمال کی وجہ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا گھر روشن ہوگیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کس چیز کا نور ہے؟ فرمایا: یہ نورِ پیغمبری ہے کہو...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... فرمود کہ ایں نورِ پیغمبر است بگو!...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... (حوالہ جات شیعہ کی معتبر کتب)

① حیات القلوب ج ۲ ص ۲۶۰ مطبوعہ ایران۔

② منتہی الامالی ج ۱ ص ۴۷ تالیف شیخ عباس قمی، ایران۔

③ مناقب آل ابی طالب ج ۱ ص ۴۶ فی مبعث النبی، ایران۔

④ بحار الانوار ج ۱۸ ص ۱۹۷ مطبوعہ قم ایران۔

اے اہل تشیع:

آپ بتائیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جو کلمہ پڑھوا کر مسلمان کیا وہ مکمل ہے یا ادھورا؟

وہ کلمہ ایمان کی دلیل ہے یا نہیں؟

ام المومنین اس کلمہ سے مومنہ ہوئیں یا نہیں؟

جب کہ اس کلمہ میں حضور ﷺ نے...... علی ولی الله الخ...... کا اقرار نہیں کروایا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ محترمہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کو مسلمان کرتے وقت حضور اکرم ﷺ نے اہلسنّت کا کلمہ پڑھوایا

❁ قال ﷺ لا تصلح الا ان تشهدی معی ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله، فشهدت الشهادتين۔

(مناقب آل ابی طالب ج ۲ ص ۱۷۲، ایران، جلاء العیون ج ۱ ص ۲۶۹ ایران)

حضور ﷺ نے (فاطمہ بنت اسد) کو فرمایا:

(آپ کی پیش کردہ کھجوریں) میرے لئے درست نہیں ہیں، جب تک آپ میرے سامنے...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... کی گواہی نہ دیں۔ پھر (حضرت فاطمہ) نے گواہی دی۔

اے اہل تشیع! بتاؤ کہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد شہادتین (یعنی توحید اور رسالت) کا اقرار کر کے مسلمان اور مومنہ ہوئیں یا نہیں؟ جب کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ان کو مسلمان کرتے وقت کلمہ میں...... علی ولی اللہ...... سے...... بلا فصل...... تک کا اقرار نہیں کروایا، اقرار تو کیا! کسی کے حاشیہ و خیال میں بھی اس من گھڑت کلمہ کا وجود نہ تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ (م ۴۰ھ) نے بھی اہلسنّت کے کلمہ کی تبلیغ فرمائی

❁ فخر الشیعہ، شیخ مفید (م ۴۱۳ھ) ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خندق کی کہانی میں عمرو بن عبدود کافر کو فرمایا:

"انی ادعوك الی شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله (اے عمرو) میں تجھے لا اله الا الله محمد رسول الله ...... کی شہادت کی دعوت دیتا ہوں"۔

① الارشاد شیخ مفید ج ۱ ص ۹۰ مطبوعہ، ایران۔

② تفسیر قمی ج ۲ ص ۱۸۴ مطبوعہ نجف عراق۔

❁ شیعوں کے مفسرِ قرآن علی بن ابراہیم قمی (م ۳۰۷ھ) حضرت امام جعفر

صادق رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ذات السلاسل کی لڑائی میں بھیجا۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت ایک ''یابس'' نامی وادی میں پہنچی تو وہاں سے ایک سو کافر اسلحہ سے لیس نمودار ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو دیکھ کر اپنے ساتھیوں سمیت ان کے سامنے تشریف لائے۔ اس وقت کافروں نے مسلمانوں کو دیکھ کر پوچھا تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ تمہارا کیا ارادہ ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے فرمایا:

''جان لو! میں رسول اللہ ﷺ کا داماد ہوں، ان کا قاصد بن کر تمہارے پاس آیا ہوں اور ''ادعو کم الی شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله'' میں تم کو...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......کی شہادت کی طرف بلاتا ہوں۔''

① شیعوں کی معتبر کتاب تفسیر قمی ج ۲ ص ۴۳۷ طبع ایران۔

② شیعوں کی معتبر کتاب تفسیر صافی ج ۲ ص ۸۴۵ طبع ایران۔

غور کیجئے کہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کلمہ کی دعوت دیتے وقت کلمہ میں اپنا ذکر نہیں فرمارہے خلافت کا اور نہ ہی ولایت وامامت کا۔ پھر ایسا کلمہ جو ان کے نام کے ساتھ شیعوں نے گھڑ لیا ہے وہ ان کی اپنی ایجاد ہے، خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بھی اس سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی وہ اس کو ایمان کا حصہ قرار دیتے ہیں۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اسلام ظاہر کرتے وقت صرف شہادتین اعلان فرمایا

❁ یہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ حضور ﷺ نے ان کو سید الانصار کا لقب دیا عطا

فرمایا تھا اور یہ حضور ﷺ کے ساتھ بدر اور احد کی لڑائی میں بھی شریک کار تھے۔

ان کے قبول اسلام کا واقعہ اہل تشیع کی معتبر کتاب (''حیات القلوب فارسی'' ج ۲ ص ۳۱۶) میں موجود ہے ملاحظہ کیجئے:

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے سورۃ ﴿حٰمٓ، تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ﴾ کی تلاوت شروع کی جب تلاوت سے فارغ ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر ایمان کا نور چمکنا شروع ہو گیا۔ لہٰذا حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کسی کو اپنے گھر بھیجا کہ میرے کپڑے لے آؤ۔ پھر آپ نے غسل کیا اور کپڑے تبدیل کیے اور دو شہادتوں والا کلمہ زبان پر جاری فرمالیا۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۴۹۸ اُردو)

حضرت اسید بن حضیر نے اسلام لاتے وقت کلمہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کا اقرار کیا

❁ یہ بدری صحابی ہیں ۲۰ھ میں وفات پائی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے (مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ) سے پوچھا کہ جو اسلام لانا چاہے وہ سب سے پہلے کیا کرے؟ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلے وہ غسل کرے، پھر پاک صاف لباس پہنے؟ پھر دو شہادتوں والا کلمہ زبان پر جاری کرے۔ یہ سن کر حضرت اسید بن حضیر کپڑوں سمیت کنویں میں داخل ہوئے اور غسل کیا پھر باہر تشریف لائے، کپڑوں کو نچوڑا اور مصعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا! (جلدی کیجئے اور) مجھے دونوں شہادتیں سکھا دیجئے اور پھر کلمہ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... کا اقرار کرلیا۔

حوالہ جات:

① حیات القلوب ج ۲ ص ۴۹۸ اردو، مترجم سید بشارت حسین شیعہ۔

② حیات القلوب فارسی ج ۲ ص ۳۱۶ طبع ایران۔

اہلسنّت کا کلمہ ایمان کی ڈھال ہے

❁ تفسیر عیاشی اور الخصال میں جناب رسول خدا ﷺ سے یہ حدیث مروی ہے کہ جس شخص میں یہ چار خصلتیں ہوں گی اس کو خدا کے سب سے بڑے نور میں جگہ ملے گی۔ سب سے پہلی (خصلت) یہ کہ اس کے ایمان کی ڈھال یہ کلمہ ہوگا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......

① حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۴۵، سورۃ البقرہ۔

② کتاب الامالی ص ۱۷۶ المجلس التاسع قم ایران۔

③ خصال شیخ صدوق قمی ص ۲۱۰، مطبوعہ ایران۔

④ تفسیر صافی ج ۱ ص ۱۵۳: تحت آیت ان اللہ الخ طبع ایران۔

⑤ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۱۱ فی التعزیة والجزع عند المصیبة۔

⑥ الانوار النعمانیہ ج ۳ ص ۲۲۹ مطبوعہ ایران۔

⑦ مسکن الفواد ص ۱۰۱ تالیف شہید ثانی شیخ زین الدین العاملی۔

غور فرمائیں کہ حضور ﷺ نے اہلسنّت کے کلمہ کے بارے میں فرمایا یہ ایمان کی ڈھال ہے، یعنی اس سے ایمان کی حفاظت ہوتی ہے اور اس کلمہ میں شیعہ کے اضافہ کردہ الفاظ ......علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفته بلافصل...... میں سے کچھ بھی موجود نہیں ہے۔

اور اس روایت میں لفظ کلمہ اور اس کے الفاظ ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صاف طور پر موجود ہیں۔ (حاشیہ مقبول ص ۱۹۹ سورۃ آل عمران)

اس سے معلوم ہوا کہ اہل تشیع کے بارہویں امام مہدی کے ظہور کے وقت بھی ساری دنیا میں اہلسنّت کے کلمہ کا ڈنکا بجے گا اور اس کلمہ میں کہیں بھی ......علی ولی اللہ......

سے......بلافصل......تک کسی شہادت کا ذکر نہیں ہے۔ خود امام مہدی بھی بہ بانگ بلند صرف شہادتین کا ہی اقرار کریں گے۔ (اصول کافی)

حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۴۸ھ) کا کلمہ سے متعلق اعلان

❁ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب تم میں سے کسی کے انتقال کا وقت قریب آتا ہے تو شیطان ابلیس مرنے والے پر ایک شیطان مقرر کرتا ہے جو اس کو کفر کا حکم کرتا ہے اور اس کے دین میں شبہات کے رخنے ڈالتا ہے اور اس کی یہ کوشش روح نکلنے تک جاری رہتی ہے اس لئے تم کو چاہئے کہ جس کی موت قریب آجائے۔

تو تم اس کو...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......کی تلقین کرتے رہو جب تک کہ اس کی وفات نہ ہو جائے۔

فلقنوهم شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله حتی یموتوا......

① من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۹۷ فی غسل المیت، طبع ایران۔

② الفروع من الکافی ج ۳ ص ۱۲۳ کتاب الجنائز، مطبوعہ ایران۔

موت کے وقت ملک الموت کا مومن کو اہلسنّت کے کلمہ کی تلقین کرنا

❁ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہمیشہ نماز پر قائم رہے گا، مرتے وقت موت کا فرشتہ اس کو شیطان کے حربوں سے بچانے کی کوشش کرے گا...... ویلقنه شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله......اور اس کو..........

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......کی گواہی کی تلقین کرے گا۔

(حاشیہ مقبول ص ۱۹۹ سورۃ آل عمران)

❁ حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۴ھ) سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے موت کے فرشتے نے عرض کیا:

اِنِّیْ لَمُلَقِّنُ الْمُؤمِنِ عِنْدَ مَوْتِہٖ شہادۃَ اَنْ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ۔

"(یارسول اللہ) میں مومن کو اس کی موت کے وقت ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......کی شہادت کی تلقین کرتا ہوں"۔

قارئین کرام! ہر مسلمان چاہتا ہے کہ میری موت اسلام اور ایمان پر آئے اور میرے آخری سانس کی لڑی کلمہ پر ٹوٹے اور وہ کلمہ ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......ہے حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ بھی موت کے وقت اسی کلمہ کی تلقین کا حکم فرماتے تھے اور موت کا فرشتہ بھی مومن کو اسی کلمہ کی تلقین کرتا ہے اور اس میں کہیں ......علی ولی اللہ ...... سے ...... بلافصل......تک کچھ موجود نہیں ہے بلکہ یہ شیعوں کی اپنی ایجاد ہے۔

حضرت محمد ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

❁ شیعوں کا محدث باقر مجلسی (م ۱۱۱۱ھ) لکھتا ہے:

وقتیکه هنوز روح آدم با بدنش تعلق نه گرفته بود، پس اسرافیل مهری بیرون آورد که دردو سطر نوشته بود لا اله الا الله محمد رسول الله

پس آن مهر را درمیان دو کتف آنحضرت ﷺ گذاشت تانقش گرفت۔

(حیات القلوب ج۲ ص۷۴ باب چهارم دربیان احوالات شریف آنحضرت)

"ابھی حضرت آدم کے بدن میں روح نہ ڈالی گئی تھی کہ اسرافیل علیہ السلام ایک مہر اٹھا کر لائے جس میں دو سطروں کے اندر لکھا ہوا تھا...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......پھر اس مہر کو حضور ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا، تو اس کے الفاظ حضور ﷺ کے جسم اطہر پر نقش ہو گئے"۔

❁ شیعوں کے بزرگ شیخ صدوق قمی (م ۳۸۱ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان نبوت کی مہر تھی اور اس میں دو سطریں تھیں، پہلی سطر ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ......اور دوسری سطر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......تھی۔ (خصال شیخ صدوق ج۲ ص۳۶، مطبوعہ ایران)

مهر پیغمبری که درمیان دو کتف اوست دو سطر نوشته است سطر اوّل لا اله الا اللّٰه سطر دوم محمد رسول الله۔

(حیات القلوب ج۲ ص۱۳۶ ایران)

"مہر نبوت حضور ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان تھی اور وہ دو سطریں لکھی ہوئی تھیں، ایک سطر ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ......اور دوسری سطر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......تھی"۔

معزز قارئین کرام! آپ کو شیعہ کی معتبر کتب سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت پر یہ دو حصوں والا کلمہ لکھوایا تھا، اب جو اس کلمہ کو کامل نہ

مانے اور حضور ﷺ کی مہر نبوت والے کلمہ کو ناقص سمجھتا ہے اور اس پر اعتراض کرے تو اس کا ٹھکانہ کہاں ہوسکتا ہے؟ ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی انگوٹھی پر بھی اہلسنّت کا کلمہ مکتوب تھا

❁ شیعوں کا بزرگ باقر مجلسی (م ۱۱۱۱ھ) لکھتا ہے:

بسند معتبر از امام رضا علیه السلام منقول است، نقش نگین انگشتر حضرت آدم "لا اله الا الله محمد رسول الله" بود که باخود از بهشت آورده۔

"حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدم علیہ السلام کی انگوٹھی پر...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... نقش تھا اور وہ انگوٹھی آپ بہشت سے اپنے ساتھ لائے تھے۔"

(حیات القلوب ج ا ص ۱۳۱ در بیان خلقت آدم وحو، طبع ایران)

❁ شیعوں کے رئیس المحدثین شیخ صدوق قمی (م ۳۸۱ھ) اور محمد بن یعقوب کلینی لکھتے ہیں:

حسین بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش کیا تھا؟ فرمایا:...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......

① خصال: شیخ صدوق ج ا ص ۲۹۷، مطبوعہ ایران۔

② فروع کافی ج ۶ ص ۴۷۴ باب نقش الخواتیم، مطبوعہ ایران۔

سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کی انگشتری مبارک (انگوٹھی) کا نقش اہلسنّت کا کلمہ تھا

از حضرت جعفر صادق علیه السلام منقول است که آن حضرت ﷺ دو انگشتر داشت بریکی نوشته بود لا اله الا الله محمد رسول الله و بردیگری نوشته بود صدق الله۔

"یعنی حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضور ﷺ کی دو انگوٹھیاں تھیں ایک پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا تھا دوسری پر صدق اللہ لکھا ہوا تھا۔"

① حیات القلوب ج ا ص ۱۰۹ در بیان خواتیم، طبع ایران۔

② خصال شیخ صدوق ج ا ص ۹۸، مطبوعہ ایران۔

❁ شیعوں کے مفسر قرآن، علی بن ابراہیم قمی (م ۳۰۷ھ) روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بلغ عمره ثلاثاً و ستین سنة ولم یخلف بعده الا خاتماً مکتوب علیه "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ"۔

"یعنی جب حضور ﷺ تریسٹھ سال کی عمر کو پہنچے تو آپ کی وفات ہوگئی اور آپ) اپنے پیچھے صرف ایک انگوٹھی چھوڑ کر گئے جس پر

لکھا تھا...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......"۔

(شیعوں کی معتبر کتاب تفسیر قمی ج ۲ ص ۲۷۱ سورۃ شوریٰ)

شیعت ہی کی کتب سے معلوم اور ثابت ہوا کہ پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام اور آخری پیغمبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں حضرات کی انگوٹھی مبارک پر اہلسنّت کا دو حصوں والا کلمہ لکھا ہوا تھا۔ کیا جب اوّل و آخر پیغمبروں کی مہرِ نبوت اور انگشتریوں پر یہ کلمہ لکھا ہوا تھا۔

تقدیر کے قلم والا کلمہ مبارک صرف یہی توحید و رسالت والا کلمہ تھا

❁ اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم فرمایا کہ میری توحید لکھ! قلم ہزار سال بے ہوش رہا پھر خدا تعالیٰ کے کلام سننے پر جب ہوش آیا تو قلم نے عرض کیا:

پروردگارا چه چیز بنو یسم فرموده بنویس لا اله الا الله محمد رسول الله ۔

"اے پروردگار میں کیا لکھوں؟ فرمایا کہ لکھ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......"۔

① شیعوں کی معتبر کتاب جلاء العیون ج ۱ ص ۱۹ از زندگانی رسول خدا، ایران۔

② شیعوں کی معتبر کتاب حیات القلوب ج ۲ ص ۷ طبع ایران۔

③ شیعوں کی معتبر کتاب تذکرۃ الائمہ ص ۹ طبع ایران۔

اے اہل اسلام! انتہائی غور و فکر کی ضرورت ہے کہ تقدیر خدا پر ہی سب چیزوں کا مدار ہے اور تقدیر میں یہی اہل سنت کا کلمہ لکھا ہوا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام نے عرش پر اہلسنّت کا کلمہ لکھا ہوا دیکھا

❁ شیعوں کے بزرگ ملا باقر مجلسی اور حسین شاکری نجفی لکھتے ہیں:

چو مرا آفریدی نظر نمودم بسوئے عرش و دیدم درآں نوشته بود لا اله الا الله محمد رسول الله۔

"یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! جب تو نے مجھے پیدا فرمایا تو میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......"۔

① حیات القلوب ج ۲ ص ۱۴۱ در بیان خصائص آنحضرت، ایران۔

② علی فی الکتاب والسنۃ ص ۳۶۶ مطبوعہ ایران۔

قیامت کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے پر اہلسنّت کا کلمہ لکھا ہوگا

❁ شیعوں کے محقق شیخ علی بن عیسیٰ اربلی (م ۶۹۳ھ) روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"(اے علی رضی اللہ عنہ) تجھ کو قیامت کے دن میرا مخصوص جھنڈا دیا جائے گا جس پر تین سطریں لکھی ہوں گی"۔

اوّل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دوم: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

سوئم: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمہ ج ۱ ص ۲۹۵ مطبوعہ تبریز، ایران)

❁ شیعہ کتب کی ایک اور روایت ہے، قیامت کے دن حضرت علی ؓ کے ہاتھ جھنڈا ہوگا جس پر لکھا ہوگا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(۱) کتاب الامالی ج ۱ ص ۳۵۵ مطبوعہ قم، ایران تالیف شیخ طوسی۔

(۲) کتاب الامالی ص ۲۷۱ المجلس الثانی والثلاثون، طبع ایران، شیخ مفید۔

امام حسین ؓ کا خلیفہ کو مشورہ

حضرت امام حسین ؓ کے پوتے حضرت محمد باقر ؒ (م ۱۱۴ھ) نے خلیفہ عبدالملک کو سکے پر دو حصوں والا کلمہ کے لکھوانے کا مشورہ دیا۔

❁ خلیفہ عبدالملک نے حضرت محمد باقر ؒ کو دعوت دے کر ملک شام بلوایا اور سکہ جاری کرنے کے متعلق مشورہ طلب کیا تو محمد باقر ؒ نے مشورہ دیا کہ سکے کے ایک طرف تاریخ اور اس کے بننے کی جگہ درج کی جائے اور دوسری طرف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ درج کیا جائے۔ (آئین سعادت ج ۲ ص ۱۷ مطبوعہ، ایران از خمینی)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت محمد باقر ؒ نے یہ مشورہ اسی لئے دیا تا کہ یہ کلمہ ہر جگہ رائج ہو جائے اور چھوٹے بڑے ہر ایک شخص کے پاس تحریری طور پر موجود ہو اور ہر ایک اس کو اچھی طرح یاد کر لے۔ یوں حضرت محمد باقر ؒ نے اس کلمہ کی تبلیغ و ترویج کے پیش نظر یہ وسیع پروگرام پیش فرمایا، سبحان اللہ۔

دیکھئے شیعہ لوگ بنی امیہ پر لعنتوں کی بھرمار کرتے ہیں، جب کہ شیعہ کتب سے تو معلوم ہوتا ہے کہ قبیلہ بنو امیہ کے حاکم عبدالملک بن مروان نے تو اپنا سکہ ہی حضرت جعفر صادق کے والد جناب حضرت محمد باقر ؒ کے مشورہ سے جاری کیا۔

❁......❁......❁

باب سوئم:

کلمہ کے متعلق شیعوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات

اعتراض ۔ ۱:

اہل تشیع کہتے ہیں، حضور ﷺ کے بعد ولایت، امامت اور خلافت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، لہٰذا ہم کلمہ میں ...... علی ولی اللہ...... کے الفاظ بڑھا کر یہ بات ظاہر کرتے ہیں کہ اب نبوت کا سلسلہ ختم اور ولایت علی ؓ کا دور شروع ہو گیا ہے۔

جواب: اگر کلمہ میں ولایت یا امامت کا ذکر ضروری ہے تو ہر امام کے زمانے میں جدا جدا امام کا اسم گرامی کلمہ میں ہونا ضروری ہے اور ہر دور میں شیعوں کا کلمہ جدا جدا ہونا چاہئے تھا، مگر ایسا نہیں ہے۔

مثال: اگر شیعہ حضرات کی بات تسلیم کی جائے تو پھر علی المرتضٰی ؓ کے زمانہ خلافت میں کلمہ اس طرح ہونا چاہئے تھا...... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفۃ رسول اللہ...... مگر ایسا نہیں ہے۔ پھر حضرت حسین ؓ کے دور میں اس طرح ہونا چاہئے...... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حسین ولی اللہ...... وغیرہ وغیرہ اور اس وقت کے شیعہ حضرات کو چاہئے کہ وہ کلمہ میں امام مہدی کا نام لیں کیونکہ ان کے مذکورہ عقیدے کے مطابق اب ان کی امامت کا دور ہے تو اس طرح کلمہ میں تمام اماموں کے نام آنے چاہئیں صرف علی ولی اللہ کیوں؟ کیا دوسرے امام شیعوں کے عقیدے میں منصوص من اللہ نہیں ہیں؟ یا شیعہ دوسرے اماموں کی ولایت کے منکر ہیں؟ جو کلمہ میں ان کے نام نہیں لیتے۔

اعتراض۔۲:

شیعہ کہتے ہیں ہمیں حضرت علیؓ سے محبت ہے، اس وجہ سے ان کا نام کلمہ میں ملاتے ہیں اور سنی مذہب والوں کو مولا علی سے دشمنی ہے اس وجہ سے وہ ان کا نام کلمہ میں برداشت نہیں کرتے۔

جواب: حضرت علیؓ کی محبت ہم سب سنی مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے، لیکن کلمہ کی بات اپنی جگہ ہے، کلمہ وہی پڑھا جائے گا جو حضور ﷺ اور خود حضرت علیؓ نے پڑھایا، اگر شیعوں کے قول کے مطابق محبوب کا نام کلمہ میں لینا ضروری ہے تو پھر دوسرے امام کیا محبوب نہیں ہیں؟ ان کی اولاد محبوب نہیں ہے؟ ان کے نام بھی کلمہ میں ذکر کریں اور اچھی طرح محبت ظاہر کریں۔ اس طرح تیسرے امام، اور چوتھے امام، بلکہ بارھویں امام تک سب کے نام لیئے جائیں۔ پھر کلمہ جتنا بھی لمبا ہوجائے۔

اعتراض۔۳:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ...... تو منافق بھی پڑھتے تھے اس لئے یہ کلمہ ایمان کی دلیل نہیں ہے اور مومن اور منافق کی تمیز کے لئے کلمہ میں مزید تین حصوں کا اضافہ کیا گیا یعنی علی ولی اللہ الخ اور اس کلمہ سے نفاق کا مکمل طور پر خاتمہ ہوجاتا ہے۔

جواب: ❶ اگر یہ کلمہ ایمان کی دلیل نہیں ہے اور اس کلمہ سے مومن اور منافق کی تمیز بھی نہیں ہوتی تو پھر رسول خدا ﷺ اور حضرت علیؓ نے یہ کلمہ کیوں پڑھایا؟ اور حضرت جعفر صادقؒ نے کیوں فرمایا کہ مرتے وقت اس کلمہ کی تلقین کرو؟ کیا ان مذکورہ حضرات نے (نعوذ باللہ) منافقت کی تعلیم دی۔

❷ اگر مسلمانوں کا دو حصوں والا کلمہ ایمان کی دلیل نہیں ہے، کیونکہ منافق دل میں انکار کرتے ہوئے زبان پر کلمہ جاری کرسکتا ہے تو کیا وہی منافق دل میں انکار کرتے ہوئے زبان سے کلمہ میں علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلافصل نہیں پڑھ سکتا؟ یوں پھر تمہارے کلمہ کے ساتھ بھی منافقت سے چھٹکارا نہ رہا؟ تو اس سے براءت کا کیا ثبوت ہے؟

اعتراض۔۴:

جب سنی بھی حضرت علیؓ کو اللہ کا ولی مانتے ہیں تو پھر وہ شیعوں کے کلمہ پر اعتراض کیوں کرتے ہیں؟

جواب: اللہ کا ولی ہونا الگ بات ہے اور ان الفاظ کو کلمہ کا حصہ بنانا دوسری بات ہے، جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ اللہ کے ولی ہیں، لیکن کلمہ میں اس بات کا ذکر نہیں ہے اسی طرح حضرت عمر فاروقؓ بھی اللہ کے ولی ہیں، لیکن کلمہ میں ان کا بھی ذکر نہیں ہے۔ حضرت عباسؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت عقیلؓ اور حضرت جعفر طیارؓ وغیرہ ہم سب حضرات اللہ کے پیارے اور سچے ولی ہیں، لیکن کلمہ میں کسی کی ولایت کا ذکر نہیں ہے۔ پس شیعہ حضرات! حضرت علیؓ بھی اللہ کے برگزیدہ ولی ہیں، جس میں کوئی شک نہیں، لیکن کلمہ میں اس چیز کا ذکر نہیں۔ کلمہ صرف وہی پڑھا اور پڑھایا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور ﷺ نے پڑھایا اور خود حضرت علیؓ نے بھی پڑھا۔

اعتراض۔۵:

سنیوں کا کلمہ قرآن میں ایک جگہ لکھا ہوا موجود نہیں ہے، بلکہ لا الہ الا اللہ سورہ محمد میں ہے اور محمد رسول اللہ سورہ فتح میں ہے؟

جواب: ① اہل تشیع خود بھی اپنے کلمہ میں دونوں حصے پڑھتے ہیں پھر اس پر اعتراض کیوں؟ یہ تو اپنے اوپر اعتراض ہوا۔

② ہم مسلمانوں کے کلمہ کے پہلے حصے میں خدا کی توحید اور دوسرے حصے میں حضور ﷺ کی رسالت کا ذکر ہے اور دونوں حصے جدا جدا طور پر اسی ترتیب کے ساتھ قرآن مجید میں موجود ہیں۔ شیعہ بھی اپنے کلمہ کے باقی تین حصے قرآن پاک میں جدا جدا مقامات پر ہی دکھلا دیں؟

اعتراض۔۶:

آیت:

﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا ...... الخ﴾

"یعنی تمہارے ولی صرف اللہ اور اس کے رسول اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ......الخ"۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ بھی ہمارے ولی (حاکم) ہیں اور حضور ﷺ بھی ہمارے ولی (حاکم) ہیں اور علی رضی اللہ عنہ بھی ولی ہیں۔ لہٰذا ہم قرآن کے فرمان کے مطابق کلمہ میں اپنے عقیدے کا اظہار کرتے ہیں اور علی ولی اللہ پڑھتے ہیں۔ (رسالہ اثبات علی ولی اللہ فی کلمہ طیبہ ص ۱۸)

جواب: ① اس آیت مبارکہ کا ترجمہ ہے، "تمہارے دوست (یعنی محبت کے لائق) صرف اللہ اور اس کا رسول اور وہ مومن ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور عاجزی کرتے ہیں"۔ جب کہ اس سے پہلے والی آیات میں غیر مسلموں کی دوستی سے منع کیا گیا ہے۔

غور سے ملاحظہ فرمائیں کہ اس آیت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے

بعد جن مومنوں کو ہمارا ولی قرار دیا گیا ہے ان کے لئے چھ مرتبہ جمع کے الفاظ استعمال فرمائے گئے ہیں والذین، آمنو، الذین، یقیمون، یؤتون، ھم، راکعون۔

یقینی طور پر معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کے بعد ہمارے ولی بہت سے ہیں ایک ہی نہیں پھر ان میں صرف ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مراد لینا کہاں کا انصاف ہوگا؟

② اور اس آیت میں ولی اللہ کا لفظ بھی نہیں ہے بلکہ...... ولیکم ...... ہے، یعنی تمہارے ولی، پھر شیعہ ولی اللہ کیوں پڑھتے ہیں اور کیسے کہتے ہیں کہ اس آیت سے ولی اللہ ثابت ہو رہا ہے۔

③ اس آیت میں ولی کا معنی شیعوں نے حاکم کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں، ترجمہ مقبول وغیرہ یوں پھر "علی ولی اللہ" کا معنی ہوگا "علی اللہ تعالیٰ کے حاکم ہیں" (نعوذ باللہ من شر ذالك)

④ اس آیت میں نہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی موجود ہے اور نہ ہی ولی اللہ کا لفظ ہے۔ اس لئے کلمہ میں...... علی ولی اللہ ......کے لفظ کے لئے اس کو دلیل بنانا کھلی جہالت اور دجل وفریب ہوگا۔

اعتراض۔۷:

سنی چھ کلمے کیوں پڑھتے ہیں؟ یہ کہاں سے ثابت ہیں؟

جواب: عربی میں بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں، مثال......لا اله الا الله محمد رسول الله سبحان الله، الحمد لله، الله اکبر اور بسم الله ......وغیرہ یہ سب کلمے ہیں، صرف سنی ہی کیا شیعہ بھی ایسے بہت سے کلمات پڑھتے ہیں، لیکن یہاں زیرِ بحث وہ کلمہ ہے جو حضور ﷺ کسی کو مسلمان کرتے وقت پڑھوایا کرتے تھے اور وہ کلمہ وہی ہے جس میں صرف توحید اور رسالت کا اقرار ہے اور کسی چیز کا ذکر نہیں اور یہ کلمہ

اوّل کلمہ ہے جسے کلمہ طیبہ کہتے ہیں اور اسلام کا مدار اسی پر ہے۔ یہی کلمہ اسلام اور کفر کے درمیان امتیاز کرنے والا ہے۔ لہٰذا یہ متعین الفاظ کے ساتھ ثابت ہے جس میں کسی کمی بیشی کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے علاوہ جتنے کلمات خیر ہوں وہ کہتے اور پڑھتے ہیں لیکن اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں۔

باب چہارم:

شیعوں کا اپنے کلمہ کے اثبات کیلئے
شیعہ کتب سے استدلال اور ان کا رد

روایت نمبر۱: قرآن مجید کی آیت:

﴿﴿اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ﴾﴾

(سورۃ فاطر پ۲۲)

کی تفسیر میں حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مومن کا کلمہ......لا اله الا الله محمد رسول الله علي ولي الله و خليفته رسول الله...... ہے۔

(تفسیر قمی ص۲۰۸، تفسیر برہان ج۳ ص۳۵۸)

جواب۔۱: یہ کلمہ نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ نے اپنی زندگی مبارک میں کبھی یہ کلمہ نہیں پڑھایا، بلکہ خود حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

لَا تَقْبَلُوا عَلَيْنَا حَدِيْثًا الا مَا وَافَقَ الْقُرآنَ وَالسُّنَّةَ۔

(رجال کشی ص۲۲۴)

”ہماری صرف وہ حدیث قبول کرو جو قرآن اور سنت کے موافق ہو اور قرآن وسنت کے موافق اہلسنّت والا کلمہ ہے۔

جواب۔۲: اس میں شیعہ کے کلمہ کے باقی دو حصے......وصی رسول الله......اور خلیفۂ بلافصل......بھی نہیں ہیں۔ لہٰذا دلیل نامکمل ہے۔

جواب۔۳: یہ روایت تفسیر قمی اور برہان دونوں میں بغیر سند کے مذکور ہے، جب کہ عقائد اور کلمہ کا تعلق دلائلِ قطعیہ سے ہوتا ہے اور یہ روایت ضعیف تو کیا سرے سے ہی

بے سند سے ہے۔

روایت نمبر۔۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومن کا کلمہ ...... لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله...... ہے۔(تفسیر برہان ج ۳ ص ۳۵۸)

جواب: یہ روایت بھی البرہان فی تفسیر القرآن تالیف سید ہاشم بحرانی (متوفی ۱۱۰۹ھ) میں بلاسند درج ہے اور ایسی بے سند اور روایت کو کلمہ جیسی بنیادی چیز میں کیا دخل؟ نیز اس میں وصی رسول الله اور خلیفتهٗ بلافصل کے الفاظ بھی موجود نہیں ہیں۔لہٰذا شیعہ کا کلمہ پھر بھی نامکمل ہے۔

روایت نمبر۔۳: حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تو منادی دینے والے فرشتے کو حکم فرمایا تین دفعہ یہ نداء لگاؤ......اشهد ان لا اله الا الله...... پھر تین دفعہ یہ نداء لگاؤ......اشهد ان محمد رسول الله...... پھر تین دفعہ یہ نداء لگاؤ......اشهد ان امیر المومنین علی ولی الله۔(اصول کافی کتاب الحجۃ)

جواب: کلمہ کے اثبات کے لئے دلیل قطعی کا ہونا ضروری ہے اور اس روایت میں ایک راوی سہل بن زیاد خود شیعوں کے ہاں ضعیف ہے، دیکھئے انہی کی کتاب میں مذکور ہے......سهل بن زیاد کان ضعیفا فی الحدیث۔ (فہرست اسماء مصنفی الشیعۃ المعروف رجال النجاشی ص ۱۳۲ قم ایران) (سہل بن زیاد حدیث میں ضعیف تھا۔

دوسرا راوی سنان بن طریف مجہول ہے۔

(دیکھئے تنقیح المقال فی علم الرجال ج ۲ ص ۷۰ نجف عراق)

روایت نمبر۔۴: حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فطرت سے مراد توحید کی گواہی اور محمد رسول اللہ اور علی امیر المومنین کی گواہی ہے۔(برہان)

جواب: البرہان فی تفسیر القرآن میں یہ روایت سند سے لکھی ہوئی ہے، لیکن اس روایت کی سند میں راوی ''عبدالرحمٰن بن کثیر'' سخت ضعیف ہے نیز وہ من گھڑت جھوٹی حدیثیں بھی بناتا تھا۔اس کے متعلق خود شیعوں کے بزرگ احمد بن علی عباس نجاشی (م۵۴۰ھ) لکھتے ہیں:

عبدالرحمن بن کثیر الهاشمی ......کان ضعیفا غمز اصحابنا علیه وقالوا کان یضع الحدیث۔

(رجال النجاشی ص ۱۶۳ مطبوعہ قم ایران)

''عبدالرحمٰن بن کثیر ہاشمی ضعیف تھا اور ہمارے اصحاب نے ان پر جرح کی ہے اور کہا ہے کہ یہ موضوع حدیثیں بناتا تھا''۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اس روایت میں علی امیر المومنین لکھا ہے جس طرح شیعہ پڑھتے ہیں علی ولی الله، وصی رسول الله اور خلیفتهٗ بلا فصل نہیں ہے۔

روایت نمبر۔۵:

حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ......فِطْرَتَ اللّٰهِ الخ) یعنی وہ فطرت جس پر اللہ نے بندوں کو پیدا کیا ہے اس سے مراد......لا اله الا الله محمد رسول الله علی امیر المومنین ولی الله...... ہے۔(تفسیر قمی)

جواب: یہ روایت مجہول اور ضعیف ہے اس کی سند میں ایک راوی ہیثم بن عبداللہ الرمانی ہے۔اس کے متعلق شیخ عبداللہ، مامقانی (م:۱۳۵۱ھ) لکھتا ہے......اَنَّ حَالَهٗ مَجْهُوْلٌ ......یعنی یہ مجہول ہے۔(تنقیح المقال فی علم الرجال ج ۳ ص ۳۰۶)

دوسرا راوی حسین بن علی بن زکریا ہے جس کے متعلق یہ الفاظ منقول ہیں......انه ضعیف جدا کذاب......یعنی حسین بن علی زکریا انتہائی ضعیف اور بڑا

جھوٹا شخص ہے۔ (تنقیح المقال ج ا ص ۴۴)

یاد رکھیں! کہ اس روایت میں بھی ......وصی رسول اللہ...... اور ...... خلیفۃ بلا فصل...... کے الفاظ نہیں ہیں۔ یعنی جھوٹی روایت سے بھی شیعوں کا کلمہ پورا نہ ہوسکا۔

روایت نمبر۔۶: ایک شخص حضرت علی ؓ کی خدمت میں آیا اور آپ سے کچھ سوال دریافت کئے پھر اس شخص نے کہا...... اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ و ان علیًا وصی رسول اللہ۔ (اصول کافی کتاب التوحید)

جواب: اس روایت کے دو جواب ہیں ایک تو اس کی سند میں احمد بن محمد بن خالد راوی ہے جس کے اساتذہ حدیث ضعیف ہیں۔

احمد بن محمد بن خالد...... یروی عن الضعفاء۔

(رجال نجاشی)

"یعنی احمد بن محمد بن خالد ضعیف لوگوں سے روایت کرتا ہے
(لہٰذا اس کی روایت کا کوئی اعتبار نہیں)۔

نیز اس روایت میں بھی علی ولی اللہ اور خلیفتہ بلافصل کے الفاظ نہیں ہیں۔

روایت نمبر۔۷: قاسم بن معاویہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق ؒ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے تو علی امیر المومنین بھی ضرور کہے۔ (احتجاج طبرسی ص ۲۳۱)

جواب۔۱: قاسم بن معاویہ اس کی سند میں مجہول راوی ہے، خود شیعوں کی اسماء الرجال کی کتابوں میں اس کا نام ونشان تک نہیں۔ (حاشیہ احتجاج طبرسی)

جواب۔۲: اس میں شیعوں کے ایجاد کردہ کلمہ کے باقی حصے بھی نہیں ہیں پھر اس سے

شیعوں کا کلمہ کیسے ثابت ہوا؟۔

روایت نمبر۔۸: حضرت امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اللہ نے عرش کو پیدا فرمایا تو اس کے بعد دو فرشتے پیدا فرمائے اور ان فرشتوں کو حکم فرمایا کہ گواہی...... اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ و ان علیا امیر المومنین۔ (حیاۃ القلوب)

جواب: اس روایت میں بھی شیعوں کے کلمہ کے تین اضافی حصے ثابت نہیں ہوئے پھر اس پر دلیل تام کیسے ہوسکتی ہے؟

روایت نمبر۔۹: لاڑکانہ کے ایک شیعہ عبدالوہاب نے کتاب حیاۃ القلوب ج ۲ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت جابر انصاری ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے معراج میں آسمان کے دروازہ پر لکھا دیکھا...... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین ولی اللہ۔ (رسالہ اثبات علی ولی اللہ ص ۴۰)

۱) اس روایت میں کلمہ پڑھنے پڑھانے کا ذکر نہیں۔

۲) نیز اس روایت میں شیعوں کے کلمہ کے باقی حصے بھی ثابت نہیں ہیں۔

روایت نمبر۔۱۰: حضور ﷺ نے اپنے اصحاب سے حضرت علی ؓ کی ولایت کا اقرار لیا اور اہل سنت کی کتابوں میں اس قسم کا واضح ثبوت موجود ہے کہ کلمہ ولایت علی علیہ السلام پر اصحاب ؓ سے بیعت لی گئی۔

(رسالہ اثبات علی ولی اللہ فی کلمۃ طیبۃ ص ۴۳)

جواب:

لعنۃ اللہ علی الکذبین...... یہ بات حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب پر کھلم کھلا جھوٹ اور بہتان ہے۔ پوری دنیا کے شیعہ مل کر بھی قیامت تک صحیح سند کے ساتھ ایسی کوئی روایت ثابت نہیں کرسکتے۔ جس میں حضور ﷺ نے اپنے اصحاب سے بیعت لیتے وقت شیعوں کے اضافہ کردہ من گھڑت کلمہ کا اقرار لیا ہو۔ خود عبدالوہاب

شیعہ نے اپنے خیال میں شیعہ کلمہ کے اثبات کے لئے پچیس دلائل قائم کئے ہیں اور اس میں ایک بھی ایسی کوئی روایت نہ پیش کی ہے اور نہ پیش کر سکتا ہے۔ عبدالوہاب جیسے لوگوں کے لئے خود ان کے اپنے امام کا فیصلہ ملاحظہ ہو!

شیعوں کے امام خمینی کا فتویٰ

درزمان پیغمبر (ﷺ) هر کسکه می خواست که
به برادری و عضوت جامعه اسلامی نائل شود،
بایند و شهادت باپیغمبر (ص) بیعت می کرد۔

(رسالہ نوین ج ا ص ۱۲۶ تالیف خمینی، طبع ایران سال سنہ ۱۳۶۲ھ)

’’پیغمبر ﷺ کے زمانے میں جو شخص اسلامی برادری اور جماعت میں شامل ہونا چاہتا تو وہ دو شہادتوں (یعنی توحید و رسالت) کے ساتھ حضور ﷺ کی بیعت کرتا تھا۔‘‘

یہاں خمینی صاحب نے خود اپنے شیعہ مذہب کا رد کیا ہے۔ شیعوں کو مخالفت اور ضد چھوڑ کر اپنے امام کا فیصلہ مان لینا چاہئے۔

(سوانح عمری حتمی مرتب علیہ السلام حصہ دوم ص ۴۳ دار البلاغ ایران)

باب پنجم:

وہ کتابیں جن کو شیعوں نے اہلسنّت کی طرف منسوب کیا ہے، جب کہ ان کے مصنف غالی شیعہ ہیں

یہ بات ذہن نشین ہونا چاہئے کہ بہت سی کتب ایسی ہیں جن کو گمراہ لوگوں نے اہلسنّت بزرگوں کی طرف منسوب کیا ہے۔ حالانکہ وہ کتابیں ان سنی بزرگوں کی تصانیف نہیں ہیں۔ مثلاً شیعوں نے ’’سِرُّ العالمین‘‘ کتاب کو امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۰۵ھ) کی طرف منسوب کیا ہے۔ جب کہ یہ کتاب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ نہیں ہے۔ (الذریعہ الی تصانیف الشیعہ)

ایسی کئی کتابیں اور ہیں جن کے مصنف غالی شیعہ ہیں، لیکن انہوں نے تقیہ کے طور پر کتاب لکھی یوں ایک طرف اہلسنّت کو دھوکہ دیا اور دوسری طرف اپنے شیعہ مذہب کے زہریلے عقائد کا پرچار کیا۔ ایسی کتب ایران، عراق اور بیروت وغیرہ میں شائع ہوتی رہتی ہیں ایسی کتابوں میں مصنف کے نام کے ساتھ شافعی، مالکی اور حنبلی وغیرہ لکھ کر دھوکہ دیا جاتا ہے کہ دیکھیں! یہ اہلسنّت کی معتبر کتاب ہے۔ یہ اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ ناواقف سنی مسلمان ان کو اپنی کتب سمجھ کر ان کا مطالعہ کریں اور شیعت کی طرف مائل ہوں۔ اس کا اعتراف قاضی نور اللہ شوستری (م: ۱۰۱۹ھ) نے اپنی کتاب مجالس المومنین ج ا ص ۳ مطبوعہ ایران میں کیا ہے کہ وقتاً فوقتاً شیعہ علماء اپنے کو شافعی یا حنفی وغیرہ لکھتے ہیں اور اس طرح اپنے مذہب کی تبلیغ و ترویج کرتے ہیں۔ نیز شیعوں کا رئیس المحدثین عباس قمی (م: ۱۳۵۹ھ) قاضی نور اللہ شوستری کے متعلق لکھتا ہے کہ:

وہ اکبر بادشاہ کے عہد میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) تھا۔ اپنے کو حنفی حنبلی، شافعی اور مالکی مسلک کا بڑا عالم ظاہر کرتا تھا، لیکن فتویٰ شیعہ مذہب کے مطابق

دیتا تھا۔لوگوں نے اس بات پر اعتراض کیا۔جس کی وجہ سے پھر شوستری حنفی مذہب کے مطابق فتویٰ دینے لگا اور فقہ حنفی میں کچھ کتابیں بھی لکھیں۔

کان یخفی مذهبه و یتقی عن المخالفین۔

''یہ اپنے مذہب کو چھپاتا تھا اور مخالفین (یعنی اہلسنّت) سے تقیہ کرتا تھا''۔ [1]

جب اکبر بادشاہ نے وفات پائی اور اس کا لڑکا جہانگیر تخت نشین ہوا تو قاضی نے شیعہ مذہب کی تائید میں کتاب مجالس المومنین لکھی اور شیعہ مسلک کے مطابق دوبارہ فتویٰ دینا شروع کیا۔اس وقت کے سنی علماء نے جہانگیر بادشاہ کو خبر دی کہ قاضی نور اللہ شوستری شیعہ ہے! جہانگیر نے سن کر تعجب سے پوچھا یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اس پر علماء اہلسنّت نے شوستری کی کتاب ''مجالس المومنین'' پیش کی جہانگیر بادشاہ نے کتاب دیکھ کر محسوس کرلیا کہ یہ واقعی شیعہ ہے، پھر حکم جاری کیا کہ اس کو قتل کردیا جائے۔

(الکنی والالقاب ج۳ص۵۶،۵۷)

یاد رکھنا چاہئے کہ کسی کتاب کے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو معلوم کرنے کے دو طریقے ہیں۔

۱) اس کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے، اس سے معلوم ہوگا کہ یہ کس مذہب کا

---

[1] تقیہ کا مطلب ہے کہ اپنے قول یا عمل سے اپنے عقیدے یا مذہب کی مخالفت کرنا۔یعنی دل میں ایک بات اور زبان پر دوسری بات ظاہر کرنا، یہ تقیہ ہے۔مثلاً زبان سے کہے کہ میں سنی ہوں اور عقیدے و مذہب کے لحاظ سے وہ شیعہ ہو یا زبان سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عزت کرے اور دل سے اس کا انکار کرے۔یہ سراسر دھوکہ، جھوٹ اور منافقت والی چال ہے، جب کہ شیعوں کے نزدیک یہ تقیہ دین کا جز اور ضروری چیز ہے اور جو تقیہ نہ کرے وہ شیعہ کہلانے کا مستحق بھی نہیں۔یعنی شیعت کو تقیہ کے سائے ہی میں زندگی بسر کرنا ضروری ہے۔شیعوں کا رئیس المحدثین شیخ صدوق قمی لکھتا ہے:

ظاہر میں مخالفین (سنیوں) سے میل جول رکھو، لیکن باطن میں ان کی مخالفت کرو اور یہ معاملہ دل ہی میں رہے۔(اعتقادیہ شیخ صدوق قمی ص۲۰۴ مکتبہ امامیہ لاہور)

پرچار اور تبلیغ کرتا ہے۔

۲) اگر اس سے معلوم نہ ہو تو اسماء الرجال کی کتابوں سے معلوم کیا جائے کہ انہوں نے اس کے متعلق کیا کہا ہے؟

مثال کے طور پر ہم چند شیعہ مصنفین کا ذکر کرتے ہیں، جن کی کتابوں کو سادہ سنی عوام کو گمراہ کرنے کیلئے اہلسنّت کی کتابیں بنا کر پیش کیا جاتا ہے، جب کہ وہ مصنفین اپنی تحریرات کے آئینہ اور اسماء الرجال میں غالی شیعہ ہیں۔

۱۔ابراہیم بن محمد حمویہ الجوینی (م۷۲۲ھ) مصنف ''فرائد السمطین'' اپنی تحریرات کے آئینے میں

کتاب فرائد السمطین کی دو جلدیں ہیں، جن کے مطالعہ کے بعد صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کا مصنف بلاشبہ غالی شیعہ ہے، اس نے تقیہ کا لبادہ اوڑھ کر شیعہ عقائد کی زبردست تبلیغ اور ترویج کی ہے۔اس کے عقائد کا مختصر خاکہ ذیل میں پیش خدمت ہے۔

۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ انسانوں میں سب سے (یعنی نبیوں سے بھی) افضل ہیں اور جس نے ایسا نہ کہا وہ کافر ہے۔(فرائد السمطین ج۱ص۵۴، بیروت)

۲) تمام بارہ امام معصوم ہیں۔(ج۲ص۳۱۳، بیروت لبنان)

۳) هؤلاء أئمة من عند الله عز و جل۔ (فرائد السمطین ج۲ص۱۵۹)

بارہ امام اللہ عزوجل کی طرف سے مقرر کردہ امام ہیں۔

۴) اللہ تعالیٰ نے ان بارہ اماموں پر بارہ صحائف (آسمانی کتابیں) نازل کئے ہیں۔ہر ایک صحیفے میں ایک ایک امام کی صفات لکھی ہیں۔(ج۲ص۱۵۹)

۵) لا ایمان لمن لا تقیة له...... فمن ترك التقیة قبل خروج قائمنا فلیس منا۔(فرائد السمطین ج۲ ص۳۳۷)

"جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس کا ایمان نہیں......لہٰذا جس نے امام مہدی کے نکلنے سے پہلے تقیہ چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں"۔

۶) آیت تطہیر......انما یرید اللہ الخ...... سے حضور ﷺ کی ازواج مطہرات خارج ہیں۔(ج۲ص۳۰۶)

۷) صاحب فرائد السمطین، مشہور اور غالی (کٹر) اہل تشیع مصنفین کو دعاؤں سے یاد کرتا ہے۔ کتاب تہذیب الاحکام اور الاستبصار کے مصنف شیخ طوسی کے نام کے بعد لکھتا ہے "رحمہ اللہ"۔

اور اسی طرح من لا یحضرہ الفقیہ کے مصنف شیخ صدوق قمی کے نام پر لکھتا ہے۔ "رضی اللہ عنہ"

قارئین کرام! مندرجہ بالا عقائد شیعوں کے مخصوص عقائد ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کتاب فرائد السمطین کے مصنف ابراہیم بن محمد جوینی اپنے عقائد کے آئینے میں ایک کٹر اور تعصب پرست شیعہ ہے، لہٰذا اس کو سنی کہنا دھوکہ ہے۔

فرائد السمطین کا مصنف کتب رجال میں؟

شیعوں کے رئیس المحدثین شیخ عباس قمی سنہ ۱۳۵۹ھ ابراہیم بن محمد حمویہ کے تذکرے میں لکھتے ہیں: اس کے اکابر ظاہر میں سنی تھے۔

ولکن المنقول عن صاحب الریاض انه ذهب الی تشیعه والمنتسب فی بعض الکتب التشیع۔

(الکنی والالقاب ج۲ص۱۹۶،۱۹۷ بیروت)

"لیکن صاحب ریاض نضرہ نے اس کو شیعہ شمار کیا ہے اور کئی کتابوں میں (حمویہ کی طرف) شیعہ ہونے کی نسبت کی ہے"۔

شیعوں کے آقا بزرگ طہرانی نے الذریعہ الی تصانیف الشیعہ ج ۱۶ صفحہ ۱۳۵ پر اس کو شیعوں کی فہرست میں داخل کیا ہے۔

علامہ خیر الدین الزرکلی ابراہیم بن محمد الجوینی کی نسبت لکھتا ہے:

وجعله الامین العاملی من اعیان الشیعة۔

(الاعلام ج۱ص۲۳، بیروت)

"اور امین عاملی (شیعہ) نے اس کو بڑے شیعوں میں شمار کیا ہے"

فرائد السمطین میں مذکور
"جنتی دروازہ پر تحریر" روایت کی تردید

یہ ایک طویل روایت ہے کہ جنت کے دروازہ پر......لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ ......لکھا ہے۔(فرائد السمطین ج۱ص۲۳۹)

اس روایت کی سند میں کئی راوی غالی شیعہ اور کئی مجہول الحال راوی ہیں۔

دیکھئے راویوں کا حال:

۱) محمد بن عبد العزیز القمی شیعہ۔(تنقیح المقال فی علم الرجال ج۳ص۳۹)

۲) شاذان بن جبرئیل القمی شیعہ۔(الکنی والالقاب ج۱ص۳۲۳ فوائد الرضویہ ص۲۰۷)

۳) عبد الحمید بن فخار شیعہ۔(الکنی والالقاب ج۲ص۱۲۶)

۴) بھول بن اسحاق انباری شیعہ۔(الکنی والالقاب ج۲ص۱۲۶ عراق)

۵) عمرو بن جمیع شیعہ۔(تنقیح المقال ج۲ص۳۲۶ نجف عراق)

اس روایت کو شیعوں کے ذاکر زوار بڑے فخر سے پیش کرتے ہیں کہ سنیوں

کی کتابوں سے ہمارا کلمہ ثابت ہوگیا۔ حالانکہ یہ کتاب اور اس کی روایت سنیوں پر کوئی حجت نہیں۔

مذکورہ روایت اہل تشیع کے ہاں بھی معتبر نہیں

شیعوں کے نزدیک مذکورہ روایت معتبر نہیں ہے، کیونکہ بارہ اماموں میں سے کسی سے بھی منقول نہیں ہے۔ شیعوں کا حجۃ الاسلام غلام حسین نجفی لکھتا ہے: سنت سے مراد فرمانِ رسول، عملِ رسول اور تقریر رسول ہے۔ ان تینوں میں سے جس کے الفاظ مسلمانوں تک پہنچیں گے ان کو حدیث اور روایت کہا جائے گا اور شیعوں کے نزدیک ایسی سنت معتبر ہے، جس کا بیان بارہ اماموں میں سے کسی نے بھی کیا ہو۔ (حقیقت فقہ حنفیہ ص۷ لاہور)

۲۔ کتاب ینابیع المودۃ

تالیف: سلیمان بن ابراہیم قندوزی حنفی (م:۱۲۹۳ھ) یہ بھی اپنی تحریرات کے آئینے میں کٹر شیعہ ثابت ہوتا ہے۔ اس کے عقائد ملاحظہ کیجئے۔

۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ خیر البشر ہیں جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔
(ینابیع المودت ص۲۹۳ مطبوعہ قم ایران)

۲) امامت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں مقرر ہے۔ (ینابیع ص۳۰۸)

۳) بارہ امام معصوم ہیں۔ (ینابیع ص۳۰۸)

۴) بارہ خلیفہ بنی ہاشم میں سے ہیں۔ (ینابیع ص۳۰۹)

یہاں مصنف نے خلفائے ثلاثہ کو خلافت سے نکالا ہے کیونکہ وہ بنی ہاشم میں سے نہیں ہیں۔

۵) قندوزی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعنت کی ہے (معاذ اللہ)۔ (ص۳۵۱)

قارئین کرام! مذکورہ عقائد سنیوں کے نہیں ہیں، بلکہ شیعوں کے بنیادی اور مخصوص عقائد ہیں۔ اب خود ہی فیصلہ کریں کہ کتاب "ینابیع المودۃ" کا مصنف سلیمان بن ابراہیم قندوزی شیعہ ہے یا سنی؟ یقیناً شیعہ ہے۔ مزید ملاحظہ فرمائیں! شیعوں کا بزرگ آقا طہرانی لکھتا ہے:

والکتاب یعد من کتب الشیعه (اس کتاب ینابیع المودۃ) کا شمار شیعوں کی کتابوں میں ہوتا ہے۔ (الذریعہ تصانیف الشیعہ ج۲۵ ص۲۹۰)

۳۔ کتاب مودۃ القربیٰ

اس کا مصنف سید علی بن شہاب الدین بن محمد ہمدانی ہے۔ (م۷۸۶ھ) ہمدانی کے عقائد بھی تقریباً ینابیع کے مصنف جیسے ہیں۔ شیعہ علماء نے بھی اس کو شیعوں میں ثابت کیا ہے۔ مذکورہ آقا بزرگ طہرانی لکھتا ہے۔

الرسالة فی اثبات تشیعه السید علی بن شهاب الدین بن محمد الهمدانی للقاضی نور الله الشوستری ذکر ها بعض الموثقین۔

(الذریعه الی تصانیف الشیعه ج۱ ص۹ مطبوعه بیروت)

"سید علی بن شہاب الدین کے شیعہ ثابت کرنے کے لئے قاضی نور اللہ شوستری نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے اور بعض ثقہ لوگوں نے اس کا ذکر کیا ہے"۔

جب ہمدانی کو شیعوں نے اپنا آدمی کہا تو اس کی کتاب "مودۃ" سنیوں کی معتبر کتاب کیسے ہوسکتی ہے؟ لہٰذا یہ کتاب اہل سنت پر حجت نہیں ہے۔ ایسی کتنی ہی

کتابیں ہیں جن کو شیعہ ذاکرین نے اہل سنت کی طرف منسوب کیا ہے جب کہ ان کے مصنف کٹر شیعہ ہیں، جنہوں نے تقیہ کے لباس میں کتاب لکھی اور منافقت کی تبلیغ کی۔ یہاں ان کتابوں کا تفصیلی ذکر نہیں کیا جاسکتا مگر صرف سنی مسلمانوں کے لئے ایسی کتابوں کی فہرست پیش کر دیتے ہیں تاکہ اہل سنت ایسی کتابوں سے واقف ہو کر شیعوں کے مکر و فریب سے محفوظ رہیں اور یاد رکھیں کہ جب شیعہ ایسی کتاب کا حوالہ پیش کریں، جو سنی عقیدے کے خلاف ہو تو دھوکہ نہ کھائیں بلکہ جان لیں کہ یہ روایت شیعوں کی ہے اور ہم اس کو تسلیم نہیں کر سکتے۔

حوالہ جات کے لئے آئندہ صفحات پر وہ کتب بمع اسماء مصنفین ذکر کی جاتی ہیں جنہیں دھوکہ دینے کے لئے اہلسنت کی معتبر کتاب بنا کر شیعہ لوگ پیش کرتے ہیں جب کہ یہ خالص جھوٹ ہے۔ اور جن مصنفین کے ساتھ جو القاب لکھے ہیں، وہ انہی کے ساتھ شیعوں کے ہاں مشہور و معروف ہیں:

۴۔ مروج الذہب

مصنف: علی بن حسین بن علی المسعودی (المتوفی سنہ ۳۴۶ھ)

(دیکھئے رجال نجاشی ص ۱۷۸ ایران، تنقیح المقال فی علم الرجال ج ۲ ص ۲۸۲، الکنی والالقاب ج ۳ ص ۱۸۵، اعیان الشیعہ ج ۱ ص ۱۶۰، سیر اعلام النبلاء ج ۱۵ ص ۱۸۵، تحفہ اثناء عشریہ ص ۹۱، معجم المطبوعات العربیہ ج ۲ ص ۱۷۴۴)

۵۔ ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغۃ

تالیف: عبدالحمید بن ہبۃ اللہ المدائنی الشہیر بابن ابی الحدید (المتوفی سنہ ۶۵۶ھ) معتزلی اور تھا۔

(الکنی والالقاب ج ۱ ص ۱۹۳، کشف الظنون ج ۲ معجم المطبوعات العربیہ ج ۲ ص ۲۹)

۶۔ روضۃ الاحباب

مصنف: جمال الدین بن فضل اللہ الشیر ازی از (المتوفی سنہ ۱۱۲۵ھ)

(الکنی والالقاب ج ۲ ص ۱۵۴، کشف الظنون ج ۲ ص ۱۹۹۱ بیروت، الذریعہ الی تصانیف الشیعہ ج ۱۱ ص ۲۸۵، مجالس المومنین ج ۱ ص ۵۲۹)

۷۔ معارج النبوۃ

تالیف معین کاشفی اس کے متعلق آقا بزرگ طہرانی نے لکھا ہے کہ یہ شیعہ ہے اس نے تقیہ کے طور پر اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا ہوا تھا۔

(الذریعہ ج ۲۱ ص ۱۸۴، بیروت)

۸۔ تاریخ یعقوبی

تالیف احمد بن یعقوب (المتوفی سنہ ۲۸۴ھ)

(الکنی والالقاب ج ۳ ص ۲۹۶، الذریعہ الی تصانیف الشیعہ)

۹۔ تذکرۃ خواص الامۃ بذکر خصائص الائمۃ

تالیف یوسف بن قزغلی البغدادی (سبط ابن الجوزی المتوفی سنہ ۶۵۰ھ)

(الکنی والالقاب ج ۲ ص ۳۰۶، میزان الاعتدال ج ۳ ص ۳۳۳، لسان المیزان ج ۶ ص ۳۲۸)

۱۰۔ مقتل ابی مخنف

تالیف ابو مخنف لوط بن یحیٰ (المتوفی سنہ ۱۵۷ھ)۔

(الکنی والالقاب ج ۱ ص ۱۵۵، تنقیح المقال ج ۲ ص ۴۳، اعیان الشیعہ ج ۱ ص ۱۵۶، میزان الاعتدال ج ۴ ص ۴۹۲)

۱۱۔ کتاب الفتوح

تالیف احمد بن اعثم کوفی (المتوفی سنہ ۳۱۴ھ)۔

(معجم الادباء ج ۲ ص ۲۳۰، اعیان الشیعہ ج ۱ ص ۱۰۰، الکنی والالقاب ج ۱ ص ۲۱۵)

۱۲۔ روضۃ الصفا

تالیف محمد میر خواند بن خاوند شاہ (التوفی سنہ ۹۰۳ھ)۔

(الذریعہ الی تصانیف الشیعۃ ج ۱۱ص ۲۹۶ بیروت)

۱۳۔ روضۃ الشہداء

تالیف ملا حسین بن علی کاشفی واعظ (التوفی سنہ ۹۱۰ھ)۔

(الکنی والالقاب ج ۳ص ۱۰۵)

۱۴۔ الاخبار الطوال

تالیف احمد بن داود ابو حنیفہ دینوری (التوفی سنہ ۲۹۰ھ)۔

(الذریعہ ج ۱ص ۳۳۸، تنقیح المقال ج ۱ص ۶۰، فہرست ابن الندیم ص ۸۶)

۱۵۔ مقاتل الطالبین

علی بن حسین ابوالفرج اصبہانی (التوفی سنہ ۳۵۶ھ)۔

(الکنی والالقاب ج ۱ص ۱۳۸، اعیان الشیعہ ج ۱ص ۱۵۳، البدایۃ والنہایۃ ج ۱۱ص ۲۶۳)

۱۶۔ الفصول المہمۃ فی معرفۃ الائمۃ

تالیف علی بن محمد بن الصباغ المکی المالکی (التوفی سنہ ۸۵۵ھ)۔

(الکنی والالقاب ج ۱ص ۳۳۶، تفسیر روح المعانی ج ۱۲ص ۷)

۱۷۔ مقتل الحسین

ابوالمؤید الموفق محمد بن احمد الخوارزمی (التوفی سنہ ۵۶۷ھ)۔

(الذریعہ الی تصانیف الشیعہ ج ۲۲ص ۳۱۶ بیروت)

۱۸۔ الملل والنحل

تالیف محمد بن عبدالکریم شہرستانی، (التوفی سنہ ۵۴۸ھ)۔

(لسان المیزان ج ۵ص ۲۶۳ حرف المیم، معجم المطبوعات العربیۃ ج ۲ص ۱۱۵۲ مطبوعہ قم ایران)

۱۹۔ کفایۃ الطالب

تالیف محمد بن یوسف الکنجی (التوفی سنہ ۶۵۸ھ)۔

(الاعلام ج ۷ص ۱۵۰ بیروت، لبنان)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

و آخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہٖ من اصحابہ و اھل بیتہٖ و عترتہٖ و اتباعہٖ اجمعین، ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلی۔

''بارگاہ الٰہی میں التجاء ہے کہ اس کتاب کو اہل ضلالت کے لئے ہدایت اور اہل ہدایت کے لئے استحکام کا ذریعہ بنائے''۔ آمین

سر العالمین امام غزالی کی طرف منسوب ہے جبکہ یہ کتاب ان کی نہیں تفصیل دیکھیے ماہنامہ بینات کراچی ربیع الاول ۱۴۳۱ھ مارچ ۲۰۱۰ء جلد ۷۳ شمارہ ۳ عنوان "امام محمد غزالی اور بدترین تہمت"

آئینِ سعادت

جلد دوم

اقتصادی مسائل

یا

اسلامی نظام معیشت

حضرت آیۃ اللہ العظمی امام خمینیؒ کے جدید ترین فتاوی اور ان کی کتاب
تحریر الوسیلہ کے بعض حصوں کے علاوہ اسلامی نظام معیشت پر ایک جامع مقدمہ
ازقلم۔ دانشمند معظم جناب عبدالکریم بی آزار شیرازی

٧. پیسے اور بنک ڈرافٹ رائج الوقت سکہ طلائی دینار یا نقرئی درہم تھا اسلامی مغربی صوبوں میں زیادہ تر دینار اور عراق و ایران میں زیادہ تر درہم چلتے تھے چوتھی صدی ہجری میں عراق کے اندر ایک دینار چودہ درھموں کے برابر ہوتا تھا لیکن اسکی قیمت مختلف وقتوں اور مختلف مقامات پر بدلتی رہتی تھی اور کبھی ایک دینار دس درھموں کے برابر ہو جاتا تھا اور کبھی پندرہ درھموں سے بھی بڑھ جاتا تھا لین دین کے معاملات میں (آجکل کے) چیک کی طرح کا ایک اسفنجہ نامی بنک ڈرافٹ چلتا تھا جو ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجا جاتا تھا اور تاجروں کے درمیان ایکسچینج کے کام کیلئے معتبر ہوتا تھا۔ سود کا کاروبار بھی چلتا تھا لیکن چونکہ اسلام نے سود کو حرام دے رکھا تھا تو یہ (سودی) کاروبار صرف یہودیوں اور عیسائیوں کیلئے مخصوص ہوتا تھا [1]

٧. حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے زمانہ میں برطانیہ کے انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے کہ سب سے پہلا شخص جس نے اسلامی سکوں کو ڈھالنے کا حکم دیا تھا وہ بصرہ میں ۴۰ھ بمطابق ۶۶۰ء میں حضرت علی تھے اور اس وقت اس کام کو ۷۶ھ بمطابق ۶۹۵ء میں عبدالملک نے پایہ تکمیل تک پہنچایا اس زمانہ میں مسلمانوں نے رومی مزدوروں کے تعاون سے کپڑا بننے کا کارخانہ قائم کر رکھا تھا ایک دن عبدالملک اس کارخانہ کا معائنہ کرنے گیا معائنہ کے دوران دیکھا کہ کپڑوں کے کنارے پر رومی زبان میں کچھ کڑھائی کی ہوئی تھی اس کا ترجمہ عربی میں پوچھا

---

[1] تاریخ سیاسی تالیف ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن ص ۶۴۸ تا ۶۵۶

[2] سکہ سک کے معنوں میں جس کا مطلب قالب یا رقم ہے جو عربی زبان سے نصر اوز اٹلی کے ذریعہ یورپ پہنچکر SEQUIN بن گیا اور پھر اس طرح انگریزی زبان میں CHICHEN اور CHICK کے نام سے مشہور ہوگیا۔ دیکھئے دائرۃ المعارف الاسلامیہ ج ۱۲ ص ۱۸ از J. ALLAN

تو پتہ چلا کہ وُہ یوں لکھا ہُوا تھا " باپ بیٹا اور روح القدس کے نام سے" یہ دیکھ کر بہت برہم ہوا اور حکم دیا کہ اسکی جگہ لا الٰہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ کو نقش کریں اس بات پر رومی لوگ ناراض ہوگئے اور خلیفہ کے پاس اپنا نمائندہ بھیجا تاکہ عیسائیوں کے انہی نعروں کے ساتھ کپڑے چھاپے جائیں اور جب انکار میں جواب ملا تو کہنے لگے کہ اگر تم نے اس کام پر اصرار کیا اور اس سے باز نہ آئے تو ہم بھی تمہارے خدا اور پیغمبر کے بارہ میں ان سکوں میں گالیاں لکھیں گے جو تمہارے ہی ملک میں رائج ہیں اور انہیں مسلمانوں کے درمیان پھیلائیں گے۔ عبدالملک نے مدینہ کے گورنر کے ذریعے حضرت امام باقرؑ کو شام میں دعوت دی اور ساری بات کھول کر ان کے سامنے بیان کی اور آنحضرتؑ سے رہنمائی چاہی۔ امامؑ نے فرمایا۔ " ہم خود اپنا سکہ کیوں نہ چلائیں "؟

خلیفہ نے جواب دیا : ہمارے پاس تو سونے اور چاندی کی کوئی کان نہیں ہے تو اس کے لیے دھات کہاں سے لائیں گے ؟

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا

" روپے پیسے تبادل ذریعہ کے بغیر کچھ نہیں ہوتے یہ مسلمانوں ہی کا فن ہے کہ رومیوں کے لوٹے سونے اور چاندی کو ہمارے اختیار میں دے رکھا ہے مسلمان لوگ کام کرتے ہیں اور ابتدائی مواد یا بنی ہوئی چیزیں مہیا کرتے ہیں رومی لوگ اپنی ضروریات پوری کرنے کی خاطر مجبور ہیں جہاں سے بھی بن پڑے سونا و چاندی پیدا کر کے مسلمانوں کے تیار شدہ مال کے بدلے میں اسلامی ملک میں لائیں تو پھر کیا رکاوٹ ہے کہ اُسی لائے گئے سونے اور چاندی کو ڈھال کر اسلامی سکہ میں تبدیل کر دیں ۔ اس ذریعے کے ختم ہونے کا کوئی خوف محسوس نہ کریں اور یقین کریں کہ جب تک یہ کاروبار اور آبادی مسلمانوں کے ملک میں قائم و دائم ہے سونا اور چاندی بھی اس ملک میں وافر مقدار میں دستیاب ہے ۔

عبدالملک نے پوچھا " سکہ کو کیسے بنائیں اس کا وزن شکل و صورت اور معیار کیا ہو؟ تو آنحضرت نے فرمایا کہ وُہ تیس درہم کے وزن میں اس طرح ہوں گا سکے. دس درہم کا وزن ۱۰ مثقال ہو اور ۱۰ درہم کا وزن چھ مثقال اور مزید ۱۰ درہم کا وزن ۵ مثقال ہو جس کا کل وزن ۲۱ مثقال بن جائے[1] اُسکے ایک طرف تاریخ اور بنانے کی جگہ لکھیں اور دوسری طرف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھیں [2]

۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانہ میں

امام صادق علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کے فقہاء نے آنحضرتؑ کے درسوں، روایتوں اور آیتوں سے استفادہ کر کے اسلام کے اقتصادی مسائل کے بارے میں کئی کتابیں اور کئی باب رقمطراز کئے کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلی کتاب جو اس سلسلہ میں لکھی گئی وُہ مکاسب اور مبا ذلات نامی کتاب ہے جو صفوانِ جمال شاگردِ امام جعفر صادقؑ کی وساطت سے لکھی تھی اسی زمانہ میں اسلامی اقتصادیات پر کئی دیگر کتابیں لکھی گئیں جن میں یہ بھی شامل ہیں (۲) کتاب الخراج تالیف ابویوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری (۱۸۲ھ ایرانی) قاہرہ ۱۳۵۲ھ (۳) کتاب الاموال تالیف ابوعبید القاسم بن سلام (۴) کتاب الخراج تالیف یحییٰ بن آدم قرشی (۲۰۳ھ ایرانی) قاہرہ ۱۳۴۷ھ

۹۔ (امام زمانہؑ کے) زمانہ غیبت کے دور میں

زمانہ غیبت کے دوران اسلامی فقہ نے مقدار اور خوبی کے لحاظ سے وسعت پائی

---

[1] فی رحاب آئمۃ اہل البیت تالیف علامہ سید محسن امین عاملی جزء ۴ قسم دوم ص ۱۵

[2] دیباچہ کتاب الخراج و صنعۃ الکتابہ لابی الفرج قدامۃ بن جعفر متوفی ۳۲۰ھ تہران ۱۳۵۳ھ ص ۲۶-۲۸

[3] گفتار ماہ جلد دوم ص ۲۸۳ اور تاریخ فرہنگ اسلامی ص ۲۶۲

المناقب

لمؤلفه

أبي جعفر رشيد الدين محمد بن علي بن شهرآشوب

السروي المازندراني

المتوفى في سنة ٥٨٨

الجزء الأول

قم - مؤسسه انتشارات علامه - خيابان حضرتي

طبع في المطبعة العلمية
بقم

النبي صلى الله عليه وآله ليلحق بقومه ، فمامر بشجرة ولا مدرة الا سلمت عليه و هنأته ، ثم كان جبرئيل يأتيه ولا يدنو منه الا بعد ان يستاذن عليه ، فاتاه يوماً و هو باعلى مكة فغمز بعقبه بناحية الوادي ، فانفجر عين فتوضأ جبرئيل وتطهر الرسول ثم صلى الظهر ، وهي اول صلوة فرضها الله تعالى وصلى امير المؤمنين عليه السلام مع النبي صلى الله عليه وآله ورجع رسول الله من يومه الى خديجة ، فاخبرها فتوضأت وصلت صلوة العصر من ذلك اليوم .

و روى : ان جبرئيل اخرج قطعة ديباج فيه خط ، فقال : اقرء قلت : كيف اقرء ولست بقارئ الى ثلث مرات فقال في المرة الرابعة : اقرء باسم ربك الى قوله : مالم يعلم، ثم انزل الله تعالى جبرئيل وميكائيل عليهما السلام ومع كل واحد منهما سبعون الف ملك اتى بالكراسي ووضع تاج على راس محمد صلى الله عليه وآله، واعطى لواء الحمد بيده ، فقال: اصعد عليه واحمد الله ، فلما نزل عن الكرسي توجه الى خديجة ، فكان كل شيء يسجد له ويقول بلسان فصيح : السلم عليك يا نبي الله؛ فلما دخل الدار صارت الدار منورة فقالت خديجة : وماهذا النور ؛ قال : هذا نور النبوة قولي لا اله الا الله محمد رسول الله = فقالت: طال ما قد عرفت ذلك، ثم اسلمت فقال : يا خديجة اني لاجد برداً فدثرت عليه، فنام فنودي: يا ايها المدثر (الاية) ، فقام وجعل اصبعه في اذنه وقال : الله اكبر الله اكبر فكان كل موجود يسمعه يوافقه ، وروى انه لما نزل قوله : وانذر عشيرتك الاقربين صعد رسول الله صلى الله عليه وآله ذات يوم الصفا فقال : يا صباحاه(١) ، فاجتمعت اليه قريش ، فقالوا : مالك ؟ قال : ارايتكم ان اخبرتكم ان العدو مصبحكم او ممسيكم ماكنتم تصدقونني ، قالوا : بلى قال : فاني نذير لكم بين يدي عذاب شديد ، فقال ابولهب : تبالك ألهذا دعوتنا فنزلت سورة تبت .

قتادة : انه خطب ثم قال : ايها الناس ان الرائد لايكذب اهله ولو كنت كاذباً لما كذبتكم والله الذي لا اله الا هو ، اني رسول الله اليكم حقا خاصة والى الناس عامة ، والله لتموتون كما تنامون ، ولتبعثون كما تستيقظون ، ولتحاسبون كما تعملون ، ولتجزون بالاحسان

(١) ياصباحاه : كلمة يقولها المستغيث واصلها اذا صاحوا للغارة لانهم اكثر ما كانوا يغيرون عند الصباح ويسمون يوم الغارة يوم الصباح فكان القائل ياصباحاه يقول : قد غشينا العدو ، وقيل : ان المتقاتلين كانوا اذا جاء الليل يرجعون عن القتال فاذا عاد النهار عادوا فكانه يريد بقوله ياصباحاه : قد جاء وقت الصباح فتاهبوا للقتال (نهاية) .

خصال شیخ صدوق

باترجمه و شرح فارسی

۳ ـ ۵ نشریه مدرسه حضرت عبدالعظیم

تحت نظر و بقلم:

آیت‌الله کمره‌ای

چاپ هفتم

بامقدمه‌ی تازه وشرح بیشتری

« حق طبع محفوظ است »

کتابفروشی اسلامیه

تهران خیابان بوذرجمهری

« تلفن ۵۲۱۹۶۶ »

چاپ افست اسلامیه

(۲۵۲)

سبحان عالم السرو في حجاب المنة عشرة الاف سنة و هو يقول سبحان من هو قائم لايلهو وفي حجاب الرحمة تسعة الاف سنة و هو يقول سبحان الرفيع الاعلى وفي حجاب السعادة ثمانية الاف سنة و هو يقول سبحان من هو قائم (خ دايم) لايسهو و في حجاب الكرامة سبعة آلاف سنة وهو يقول سبحان من هو غني لايفتقر و في حجاب المنزلة ستة آلاف سنة وهو يقول سبحان ربي العلي الكريم و في حجاب الهداية خمسة آلاف سنة و هو يقول سبحان رب العرش العظيم وفي حجاب النبوة اربعة آلاف سنة وهو يقول سبحان رب العزة عما يصفون و في حجاب الرفعة ثلثة آلاف سنة هو يقول سبحان ذى الملك والملكوت و في حجاب الهيبة الفي سنة و هو يقول "سبحان الله و بحمده و في حجاب الشفاعة الف سنة و هو يقول سبحان ربي العظيم و بحمده ثم اظهر عزوجل اسمه على اللوح فكان على اللوح نورا منورا اربعة آلاف سنة ثم اظهره على العرش و كان على ساق العرش مثبتاً سبعة آلاف سنة الى ان وضعه الله عزوجل في صلب آدم ثم نقله من صلب نوح ثم جعل يخرجه من صلب الى صلب حتى اخرجه من صلب عبدالله بن عبدالمطلب فاكرمه بستة كرامات البسه قميص الرضا ورداء الهيبة و توجه تاج الهداية و البسه سراويل المعرفة و جعل تكته تكة المحبة يشدبها سراويله و جعل نعاله الخوف و ناوله عصا المنزلة ثم قال الله عزوجل له يا محمد صلى الله عليه وآله اذهب الى الناس فقل لهم . قولوا لااله الا الله محمداً رسول الله و كان اصل ذلك القميص في ستة اشياء قامته من الياقوت و كماه من اللؤلؤ و دخريصه من البلور الاصفر و ابطاه

سال نگهداشت که‌همی میفرمود پاك است آنكه پايدار است وسهو نميكند ودرحجاب كرامت هفت هزار سال نگهداشت كه ميفرمود پاك است آن‌خدائيكه بی نيازاست و هرگز نيازمند نگردد و در حجاب منزلت شش هزار سال نگهداشت كه‌همی ميگفت پاك است پروردگار من كه‌بلند و با كرامت است ودرحجاب هدايت پنجهزار سال نگهداشت كه همی ميگفت پاك است پروردگار عرش بزرك و درحجاب نبوت چهارهزار سال نگهداشت كه‌همی ميگفت پاك است پروردگار عزت از آنچه بناروائی ا وصف كنند ودرحجاب رفعت سه‌هزار سال نگهداشت همی ميگفت پاك است صاحب ملك وملكوت ودرحجاب هيبت دوهزار سال نگهداشت وهمی ميگفت پاك‌است خداوبحمداومشغولم ودرحجاب‌شفاعت هزارسال نگهداشت وهمی ميگفت پاك‌است پروردگار من كه بزرك است و بحمدش اندرم ۰ سپس خدای‌عزوجل نامش را نور رخشانی برلوح‌آشكار كرد تا چهارهزار سال سپس برعرش عيان‌ساخت هفت هزار سال تاآنرا درصلب آدم نهاد وازآنجا به‌پشت نوح نقل داد و ازپشتی‌به‌پشتی گردانيد تا ازپشت عبدالله بن عبدالمطلبش درآورد وشش كرامت خاص او كرد پيراهن رضا بر تنش پوشيد ورداء هيبت بدوشش انداخت وتاج هدايت برسرش نهاد وسراويل معرفت براو پوشانيد و بند آنرا محبت قرارداد ونعلين خوف بپايش كرد وعصای منزلت بدستش‌داد سپس خدا باوفرمود ای‌محمدبرو نزد مردم وبآنهابگو ، بگوئيد لااله الاالله محمد رسول‌الله

ماده اين پيراهن ازشش چيز بود تنش ازياقوت ودوآستينش از لؤلؤ وتيريزش ازبلور زردو

٤٧

من لا يحضره الفقيه

تأليف

رئيس المحدثين أبي جعفر الصدوق محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي

المتوفى سنة ٣٨١

الجزء الاول

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة

السيد حسن الموسوي الخرسان

نهض بنشره وعمره
الشيخ علي الآخوندي

الناشر
دار الكتب الإسلامية
تهران - بازار سلطاني

الطبعة الخامسة

تلفن ٢٠٤١٠

تمتاز هذه الطبعة عمّا سبقها بعناية تامة
التصحيح

٦ — وسئل الصادق عليه السلام عن توجيه الميت فقال : استقبل باطن قدميه القبلة ٣٥١

٧ — وقال أمير المؤمنين عليه السلام : دخل رسول الله صلى الله عليه وآله على ٣٥٢
رجل من ولد عبد المطلب وهو في السوق (١) وقد وجه لغير القبلة فقال : وجهوه
الى القبلة فانكم إذا فعلتم ذلك أقبلت عليه الملائكة وأقبل الله عز وجل عليه بوجهه
فلم يزل كذلك حتى يقبض .

٨ — وقال الصادق عليه السلام : ما من أحد يحضره الموت إلا وكل به ابليس ٣٥٣
من شياطينه من يأمره بالكفر ويشككه في دينه حتى يخرج نفسه فاذا حضرتم موتاكم
فلقنوهم شهادة أن لا إله إلا الله وان محمداً رسول الله حتى يموتوا .

٩ — وقال رسول الله صلى الله عليه وآله في آخر خطبة خطبها : من تاب قبل ٣٥٤
موته بسنة تاب الله عليه ، ثم قال : إن السنة لكثيرة من تاب قبل موته بشهر تاب الله
عليه ، ثم قال : إن الشهر لكثير { من تاب قبل موته بجمعة تاب الله عليه ، ثم
قال : ان الجمعة لكثيرة } (٢) ومن تاب قبل موته بيوم تاب الله عليه ، ثم قال :
وان يوماً لكثير ، ومن تاب قبل موته بساعة تاب الله عليه ، ثم قال : وإن الساعة
لكثيرة ومن تاب قبل موته وقد بلغت نفسه هذه — وأهوى بيده الى حلقه — تاب الله عليه

١٠ — وسئل الصادق عليه السلام عن قول الله عز وجل : « وليست التوبة ٣٥٥
للذين يعملون السيئات حتى اذا حضر أحدهم الموت قال إني تبت الآن » قال :
ذاك اذا عاين أمر الآخرة .

١١ — وأتى رسول الله صلى الله عليه وآله رجل من أهل البادية له حشم وجمال ٣٥٦
فقال يا رسول الله أخبرني عن قول الله عز وجل : « الذين آمنوا وكانوا يتقون

---

(١) السوق بالفتح : النزع

(٢) زيادة في المطبوعة .

* — ٣٥١ — التهذيب ج ١ ص ١٨ الكافي ج ١ ص ٣٥ .
— ٣٥٣ — الكافي ج ١ ص ٣٤ .

کتاب مستطاب

« حیوة القلوب »

در احوالات حضرت

(خاتم انبیاء محمد مصطفی)

(صلی الله علیه و آله و سلم)

(جلد دوم)

از مؤلفات :
علامه مجلسی رحمة الله علیه

چاپ سوم با تصحیح کامل

از انتشارات :

کتابفروشی اسلامیه

تهران خیابان بوذرجمهری تلفن ۵۳۱۹۶۶

(چاپ اسلامیه)

فصل دوم ـ در بیان ابتداء حدوث نور شریف آنحضرت است

ابن بابویه بسند خود **از امام جعفر صادق (ع) روایت کرده است که حضرت امیرالمؤمنین (ع)** فرمود : حق سبحانه و تعالی نور مقدس حضرت رسالت پناه (ص) را خلق فرمود پیش از آنکه آسمانها و زمین و عرش و کرسی و لوح و قلم و بهشت و دوزخ را بیافریند و پیش از آنکه **احدی از پیغمبران را** خلق نماید بچهارصد و بیست و چهار هزار سال و بآن نور دوازده حجاب خلق نمود : حجاب قدرت ؛ **حجاب** عظمت ، حجاب منت ، حجاب رحمت ، حجاب سعادت ، حجاب کرامت ، حجاب منزلت ؛ **حجاب هدایت ؛ حجاب** نبوت ، حجاب رفعت ، حجاب هیبت و حجاب شفاعت ـ پس آن نور مقدس را در حجاب قدرت **دوازده هزار** سال جا داد و او میگفت **سبحان ربی الاعلی** و در حجاب عظمت یازده هزار سال **و میگفت سبحان عالم السر** و در حجاب منت ده هزار سال و میگفت **سبحان من هو قائم لا یلهو** و در حجاب رحمت نه هزار سال و میگفت **سبحان الرفیع الاعلی** و در حجاب سعادت هشت هزار سال و میگفت **سبحان من هو دائم لا یسهو** و در حجاب کرامت هفت هزار سال و میگفت **سبحان من هو غنی لا یفتقر** در حجاب منزلت شش هزار سال و میگفت **سبحان العلیم الکریم** و در حجاب هدایت پنجهزار سال و **میگفت سبحان ذی العرش العظیم** و در حجاب نبوت چهار هزار سال و میگفت **سبحان رب العزة عما یصفون** و در حجاب رفعت سه هزار سال و می گفت **سبحان ذی الملک والملکوت** و در حجاب هیبت دو هزار سال و میگفت **سبحان الله و بحمده** و در حجاب شفاعت هزار سال و می گفت **سبحان ربی العظیم و بحمده** پس نام مقدس آنحضرت را بر لوح ظاهر گردانید پس چهار هزار سال بر لوح میدرخشید پس **اسم اطهر** آنجناب را بر عرش ظاهر گردانید و بر ساق عرش ثبت نمود ؛ پس هفت هزار سال در آنجا بود و نور می بخشید ، و همچنین در احوال رفعت و جلال میگردید تا آنکه حقتعالی آن نور را در پشت **حضرت آدم (ع)** جا داد پس از صلب آدم گردانید تا صاحب نوح و همچنین در اصلاب طاهره از صلبی بصلبی **منتقل میگردانید** تا آنکه حقتعالی اورا از صلب عبدالله ابن عبدالمطلب بیرون آورد و اورا بشش **کرامت گرامی داشت:** پیراهن خوشنودی براو پوشانید ، برداء هیبت اورا مزین گردانید ؛ **بتاج هدایت سرش را باوج رفعت** رسانید ، بدن اورا جامهٔ معرفت پوشانید ، کمربند محبت بر میان او بست ، **نعلین خوف و بیم در پای** او کرد و عصای منزلت بدست او داد ، پس وحی نمود که ای محمد برو بسوی مردم **و امر کن ایشان را که بگوئید لا اله الا الله محمداً رسول الله (ص)** ـ **و اصل آن پیراهن از شش جوهر بود:** قامتش از یاقوت ، آستین هایش از مروارید ، دور دامنش از بلور زرد ، زیر بغل **هایش از زبرجد** گریبانش از مرجان سرخ و چاک گریبانش از نور پروردگار عالمیان ـ و حق تعالی **توبهٔ آدم را بآن** پیراهن قبول کرد ؛ و یوسف را ببرکت آن پیراهن بسوی یعقوب برگردانید . **و یونس را بکرامت آن** از شکم ماهی نجات داد . و ببرکت آن هر پیغمبر از محنت خود نجات یافت ، **و نبود آن پیراهن مگر** پیراهن محمد (ص) • **بسند معتبر منقول است که از حضرت صادق (ع) پرسیدند: در کجا بودید شما پیش** از آنکه خدا آسمان و زمین و روشنی و تاریکی را بیافریند ؟ فرمود : ما شبحی چند بودیم **از نور** در دور عرش الهی و تنزیه حق تعالی مینمودیم پیش از آنکه **خدا آسمان و زمین و روشنی و آدم را خلق** نماید به بیست و پنجهزار سال پس چون حقتعالی آدم را خلق کرد ما را در صلب او قرار داد و پیوسته ما را از پشت طاهری برحم پاکیزهٔ نقل مینمود تا حقتعالی محمد (ص) را مبعوث گردانید • **و بطریق متعدده از عبدالله بن عباس منقول است** که حضرت رسول (ص) فرمود : **حقتعالی خلق کرد مرا نوری در زیر عرش پیش از آنکه خلق نماید آدم را بدوازده هزار سال پس چون آدم را خلق کرد آن نور** را در صلب آدم انداخت پس آن نور از صلبی بصلب دیگر منتقل میشد تا آنکه **جدا شدیم ما در صلب** عبدالله و ابوطالب پس خدا مرا از آن نور خلق نمود • **و بسند های دیگر از معاذ ابن جبل**

بود دری بسوی صحرا داشت و بر همهٔ دربانان موکل بودند ـ عبدالمطلب روزی بسوی درگاهی رفت که بجانب صحرا مفتوح بود واز دربانان آن درگاه رخصت دخول طلبید ـ دربان گفت دراین ایام پادشاه با جواری و زنان خود خلوت کرده است وکسی را رخصت دخول قصر اومیسر نیست و اگرنظرش برتوافتد مرا با توبقتل میرساند ـ عبدالمطلب کیسهٔ زری باو داد وگفت : تومانع من مشو و امر قتل مرا بمن بگذار و در باب تو عذری باو خواهم گفت که آسیبی بتو نرساند ـ چون دربان چشمش بزر سرخ افتاد خون سیاه و روز تباه را فراموش کرد و مانع آن مقرب درگاه اله نگردید ـ چون عبدالمطلب داخل بستان شد دید قصر غمدان در میان بستان واقع است و انواع گلها و ریاحین اطراف آن قصر دلنشین را احاطه کرده ، نهرهای صافی بر دور آن قصر میگردد و (سیف) مانند شمشیر بران بر ایوان قصر غمدان رو بسوی خیابان برقصر خود تکیه داده است ؛ چون نظرش برآنحضرت افتاد در غضب شد و با غلامان خود گفت : کیست این مرد که بی رخصت من داخل این بستان شده است ؛ بزودی اورا بنزد من آورید ؛ غلامان بسرعت شتافتند و آنحضرت را بمجلس او در آوردند ـ چون عبدالمطلب داخل شد قصری دید بطلا و لاجورد و انواع زینتها آراسته وازطرف راست وچپ قصر اوکنیزان بیشمار بانهایت حسن و جمال صف کشیده‌اند ، نزدیك او عهودی از عقیق سرخ نصب کرده وبرسر آن جامی ازیاقوت تعبیه کرده‌اند که مملو است ازمشك ناب ، در جانب چپ او جامی از طلای سرخ نهاده اند ؛ و شمشیر کین خود را برهنه کرده بزانو گذاشته است ؛ پس از آن حضرت سؤال نمود تو کیستی ؟ فرمود : منم عبدالمطلب بن هاشم بن عبد مناف ، ونسب شریف خودرا تاحضرت آدم (ع) ذکر کرد ـ سیف گفت ای عبدالمطلب توخواهر زادهٔ مائی ؟ فرمود بلی (زیرا که سیف از آل قحطان بود وآل قحطان از برادر وآل اسمعیل از خواهر بودند) ـ پس سیف عبدالمطلب را تعظیم وتکریم فراوان نمود وگفت خوش آمدی ومشرف ساختی و با آنحضرت مصافحه کرد و او را در پهلوی خود نشانید و پرسید برای چکار آمده‌ای ؟ فرمود : مائیم همسایگان خانهٔ خدا و خدمه آن و آمده‌ایم که ترا تهنیت بگوئیم برملك و پادشاهی ونصرت یافتن بردشمنان خود ، و او را بسیار دعا کرد ـ سیف را از مکالمهٔ آن حضرت مسرت بر مسرت افزود و آن حضرت را با سایر رفقا تکلیف دار الضیافه نمود و مهمان داری برای ایشان مقر نمود و مبالغه بسیار در اکرام و اعظام ایشان کرد و هر روز هزار درهم خرج ضیافت ایشان مقرر کرد ـ پس شبی عبدالمطلب را بخلوت طلبید و خدمهٔ خواص خودرا بیرون کرد و بغیر از حقتعالی دیگری برسخنان ایشان مطلع نبود ، گفت : ای عبدالمطلب میخواهم رازی از رازهای خودرا بتو بگویم که تا حال با دیگری نگفته‌ام و ترا اهل آن میدانم و می‌خواهم آنرا پنهان کنی از غیر اهل آن تا وقت ظهور آن در آید ـ عبدالمطلب گفت چنین باشد ـ سیف گفت : ای ابو الحارث در شهر شما طفلی هست خوش رو وخوش بدن ودر حسن و قد و قامت یگانهٔ اهل زمین است و در میان دو کتف او علامتی هست ودر زمین تهامه مبعوث خواهد گردید وحق تعالی برسراودرخت پیغمبری رویانیده است وبهرجا که رود ابر براو سایه افکند و اوست صاحب شفاعت کبری در روز قیامت و در دو مهر پیغمبری که در میان دو کتف او است دو سطر نوشته است : سطر اول « لااله الا الله » سطر دوم « محمد رسول الله » وحق تعالی مادر و پدرش هردو را برحمت خود برده است و جد و عم آن حضرت اورا تربیت مینمایند ، و در کتابهای بنی اسرائیل وصف او از ماه چهارده روشن تر است ، حق تعالی گروهی از ما (اهل یمن) را یاور او خواهد گردانید و دوستانش را عزیز و دشمنانش را خوار خواهد کرد وبتها را خواهد شکست وآتشکده‌هارا خاموش خواهد کرد ، گفتار او حکمت است و کردار او عدالت ؛ امر میکند بنیکی و بعمل میآورد آن را و نهی میکند از بدی و باطل میگرداند آن را ؛ و اگر نه آن بود که میدانم پیش از بعثت او وفات